دروس

شرح جامی

افادات:

حضرت مولانا الحاج محمد زہیر روحانی بازی

مرتّب: اِنعام الحسن امروہی

شرح جامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزشتہ سبق میں ہم نے جملہ اسمیہ کی ترکیب شروع کی تھی۔ میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ ایک ہوتا ہے جملہ اسمیہ اور ایک ہوتا ہے جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ جو ہے وہ جملہ جس کا پہلا جز اسم ہو۔ جملہ فعلیہ جس کا پہلا جز فعل ہو۔

اور پھر جملہ اسمیہ کی ترکیب ہم نے شروع کی تھی اور میں نے آپ کو بتایا کہ جملہ اسمیہ میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک ہے مبتدا اور ایک ہے خبر۔ آسان لفظوں میں مبتدا اسے کہتے ہیں جس کے بارے میں بات کی جائے۔ اور جو بات کی جائے اس کو خبر کہتے ہیں۔ جس کے بارے میں بات کی جائے اسے مبتدا اور جو بات کی جائے اسے خبر کہتے ہیں۔

"زید قائم"، میں نے کس کے بارے میں بات کی؟ زید کے بارے میں، تو زید ہے مبتدا۔ اور کیا بات کی؟ کہ وہ کھڑا ہے، تو یہ "قائم" ہے خبر۔

آپ اپنے کلام میں بھی غور کر لیں، آپ جب بھی بات کرتے ہیں کسی چیز کے بارے میں بات کرتے ہیں، ایک تو وہ چیز ہوتی ہے جس کے بارے میں بات کرتے ہیں اور ایک آگے جو بات آپ کرتے ہیں۔ تو جو بھی چیز جس کے بارے میں بات کی جائے وہ ہوتی ہے مبتدا، اور جو بات کی جائے وہ ہوتی ہے خبر جملہ اسمیہ میں۔

اور مبتدا بھی مرفوع ہوتا ہے اور خبر بھی مرفوع۔ رفع، نصب، جر آپ نے پڑھا ہے یا نہیں؟ تو یاد رکھو یہ جو مبتدا ہوتا ہے یہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ اسی طرح خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے ہی ایک لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چل جائے کہ یہ مبتدا ہے، تو ساتھ ہی ایک اور بات فوراً پتہ چل گئی کہ اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ توجہ ہے؟ اس پر رفع پڑھنا ہے اور جیسے ہی کسی لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چلے کہ یہ خبر ہے، تو ساتھ ہی ایک اور بات کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ اس پر بھی رفع پڑھنا ہے۔ تو مبتدا بھی کیا ہوگا؟ مرفوع۔ خبر بھی کیا ہوگی؟ مرفوع۔

دیکھو، کچھ چیزیں ہیں جن سے اعراب کا پتہ چلتا ہے، کچھ چیزیں ہیں جن سے اعراب کا پتہ نہیں چلتا۔ میں کہوں ضمیر، کوئی اعراب کا پتہ نہیں چلتا، کیونکہ ضمیر مرفوع بھی ہوسکتی ہے، منصوب بھی، مجرور بھی۔ میں کہوں اسم اشارہ، کچھ پتہ نہیں چل رہا اعراب کا، کیونکہ اسم اشارہ مرفوع بھی ہوسکتا ہے، منصوب بھی اور مجرور بھی۔

اور اسی طرح میں کہوں مثلاً اسم موصول، تو کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ یہ مرفوع ہے، منصوب ہے یا مجرور، کیونکہ اسم موصول پر رفع بھی آسکتا ہے، نصب بھی اور جر بھی آسکتا ہے۔

لیکن کچھ چیزیں ہیں جونحو کی کتابوں میں وہ آپ کو بتلاتے ہیں کہ یہ ہیں مرفوعات، یہ ہیں منصوبات، اور یہ ہیں مجرورات۔ان میں سے جب کوئی چیز آجائے تو اس کے ساتھ ہی اعراب کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔

مثلاً میں نے آپ کو بتادیا، مبتدا بھی کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔خبر بھی کیا ہوتی ہے؟ مرفوع۔اب جیسے ہی ایک لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چلے یہ مبتدا ہے، ساتھ ہی ایک اور بات بھی پتہ چل گئی کہ اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع۔چاہے وہ ضمیر ہو، چاہے وہ اسم اشارہ ہو، چاہے اسم موصول ہو، چاہے کسی کا نام ہو، کچھ بھی وہاں پر آرہا ہو جو مبتدا ہے، اس پر کیا پڑھیں گے؟ رفع پڑھیں گے۔

اور جو خبر ہوگی، اس کی جگہ پر جو بھی لفظ آرہا ہے، اس پر بھی کیا پڑھیں گے؟ رفع پڑھیں گے۔بات سمجھ میں آگئی؟ تو مبتدا بھی مرفوع، خبر بھی مرفوع۔تو جیسے ہی ایک لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چلے یہ مبتدا ہے، ساتھ ہی کیا پتہ چل جاتا ہے؟ کہ مرفوع ہے۔جیسے ہی ایک لفظ کے بارے میں پتہ چلے یہ خبر ہے، تو کیا پتہ چلتا ہے؟ یہ مرفوع ہے۔

اور پھر میں نے بتلایا تھا آپ کو کہ یہ رفع، نصب اور جر، یہ تین تین قسم پر ہیں۔یہ رفع، نصب یا جر، جو بھی اعراب ہو، وہ یا لفظاً ہوگا، یا تقدیراً ہوگا، یا محلاً ہوگا۔

بلکہ اس سے پہلے میں نے ایک اور بات بتائی تھی کہ مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو، مبتدا ہمیشہ کیا ہوتا ہے؟ معرفہ ہوتا ہے۔اور خبر، خبر نکرہ ہوتی ہے۔ہاں، کبھی کبھار مبتدا نکرہ بھی آجاتا ہے، لیکن وہ خاص جگہیں ہیں، خاص شرطیں ہیں، انہی کے ساتھ آئے گا۔اور کبھی کبھار خبر بھی معرفہ آجاتی ہے۔تو مبتدا میں اصل کیا ہے، اس کو کیا ہونا چاہیے؟ معرفہ۔اور خبر میں اصل کیا ہے کہ وہ کیا ہو؟ نکرہ ہو۔معرفہ اور نکرہ کی آپ کو پہچان ہونی چاہیے بھئی۔

تو معرفہ میں نے آپ کو گنوائے تھے کہ سات چیزیں ہیں۔لیکن پہلے یہ سمجھ لیں کہ معرفہ کہتے کسے ہیں اور نکرہ کہتے کسے ہیں۔معرفہ معرفت سے ہے، معرفت کا کیا معنی؟ پہچان۔جس کی آپ کو پہچان ہو۔متکلم اور جو مخاطب ہے، متکلم بات کرنے والا، مخاطب جو سامنے ہے جس سے بات کی جارہی ہے، یہ ان دونوں میں کوئی ایک چیز متعین ہے، متکلم جب اس کا ذکر کرتا ہے تو مخاطب سمجھ جاتا ہے کہ کس کی بات ہورہی ہے، تو اس کو کہیں گے معرفہ۔اور اگر اس کو پتہ نہیں چلتا تو اس کو کیا کہیں گے؟ نکرہ۔

تو آسان لفظوں میں معرفہ وہ ہے جس کی آپ کو پہچان ہو، اور نکرہ وہ ہے جس کی آپ کو پہچان نہ ہو۔میں آپ سے کہتا ہوں: "جائنی رجل امس"، کل میرے پاس ایک آدمی آیا تھا، "جائنی رجل امس"، امس، امس گزشتہ کل، کل میرے پاس

ایک آدمی آیا تھا۔ جی، آپ کو پتہ چلا کون آیا تھا؟ نہیں۔ آپ کو نہ اس کے نام کا پتہ، نہ اس کی شکل وصورت کا پتہ، نہ اس کے کپڑوں کا پتہ، نہ اور کسی چیز کا پتہ۔ تو یہ ہے نکرہ، اسی لیے میں نکرہ لایا، "جائنی رجل"، "رجل"، کیونکہ آپ کو اس آدمی کی پہچان نہیں ہے۔

ہاں، اس کے بجائے مثلاً آپ کا ایک ساتھی ہے زید، میں جیسے ہی زید کہتا ہوں فوراً آپ کے ذہن میں ایک شخص کی صورت آ گئی یا نہیں آ گئی؟ جس کو آپ پہچانتے ہیں جو آپ کے ساتھ پڑھتا ہے۔ آپ اپنے کسی ساتھی کا نام لے کر دوسرے سے ذکر کرتے ہیں، دوسرے کے ذہن میں فوراً پہچان آ جاتی ہے کہ اچھا یہ اس کی بات کر رہا ہے، اس کی بات کر رہا ہے۔

تو دیکھو معرفہ کس سے ہے؟ معرفت سے۔ معرفہ کسے کہیں گے جس کی آپ کو پہچان ہو۔ اور اگر ایک چیز کو ذکر کیا جائے اور آپ کو اس کی پہچان نہ ہو تو سمجھ جائیں وہ نکرہ ہے۔ نکرہ ہے۔

اب مبتدا میں اصل ہے معرفہ ہونا، اور خبر میں اصل ہے نکرہ ہونا۔ تو آپ کو معرفہ، نکرہ کی پہچان ہونی چاہیے۔ یہ بار بار میں تکرار کرواؤں گا، آپ نے ان کو زبانی یاد کرنا ہے بھئی، ہر وقت آپ کے ذہن میں ہوں کہ معرفہ کون کون سے ہیں۔ تو وہ سات تھے:

نمبر ایک: تمام ضمیریں۔

نمبر دو: علم۔

نمبر تین: اسمائے اشارہ۔

نمبر چار: اسمائے موصولہ۔

نمبر پانچ: معرفہ بہ ندا۔

نمبر چھ: معرفہ بہ الف لام۔

اور نمبر سات: جو ان میں سے کسی کی طرف مضاف ہو، علاوہ معرفہ بہ ندا کے۔

معرفہ بہ ندا ہماری بحث سے خارج ہے کیونکہ ہم مبتدا خبر کی بحث کر رہے ہیں، لہٰذا اس کو بے شک بار بار ذکر بھی نہ کریں، تو اس کے ساتھ بنتے ہیں سات، اس کے بغیر کتنے بنتے ہیں؟ چھ۔

تو ساتویں قسم یہ ہے جو پانچ میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ ساتویں قسم کون سی پڑھی؟ ان میں سے، ان میں سے

کتنے مراد ہیں؟ پانچ۔ان پانچ میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، چھٹا تو معرفہ بہ ندا تھا اس کو ہم نے نکال دیا۔ان پانچ، یعنی ضمیر کی طرف کوئی اسم مضاف ہو جائے، یا علم کی طرف مضاف ہو جائے، یا اسم اشارہ کی طرف مضاف ہو جائے، یا اسم موصول کی طرف مضاف ہو جائے، یا معرف باللام کی طرف کوئی اسم مضاف ہو جائے تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے۔

"غلام" نکرہ ہے۔لیکن اس کی اضافت کر دو "ہا" ضمیر کی طرف "غلامہ"، اب یہ کیا بن گیا؟ معرفہ۔"غلامہ" اس کا غلام، زید کا غلام۔دیکھا؟ جیسے ہی میں نے کہا زید کا غلام، آپ اس کو جانتے ہیں مثلاً، زید کو بھی جانتے ہیں، زید کے غلام کو بھی جانتے ہیں، تو جیسے ہی میں کہوں گا زید کا غلام آج آیا تھا، آپ فوراً سمجھ گئے کہ کس کی بات ہو رہی ہے۔

تو کسی ضمیر کی طرف جو اسم مضاف ہو جائے وہ بھی کیا بنتا ہے؟ معرفہ۔اسی طرح علم کی طرف کوئی اسم مضاف ہو جائے وہ بھی کیا بن جاتا ہے؟ معرفہ۔مثلاً "غلام زید"، "غلام زید"، دیکھو بے شک آپ نے زید کے غلام کو نہ بھی دیکھا ہو، لیکن "غلام زید" سے آپ سمجھ گئے کہ نہیں سمجھ گئے کس کی بات ہو رہی ہے؟ زید کے غلام کی بات ہو رہی ہے، عمر یا بکر کے غلام کی بات نہیں ہو رہی۔　اسی طرح اسم اشارہ کی طرف کوئی مضاف ہو، "غلام ھٰذا"، اس آدمی کا غلام۔اسم موصول کی طرف مضاف ہو جائے، "غلام الذی ضربک"، اس شخص کا غلام جس نے آپ کی پٹائی کی تھی۔اور اسی طرح "غلام الرجل"، اس آدمی کا غلام۔دیکھو یہ سب میں غلام کا لفظ کیا بن گیا ہے؟ معرفہ بن گیا ہے۔

تو جو بھی اسم، جو بھی نکرہ جب کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو جائے تو وہ بھی کیا بن جاتا ہے؟ معرفہ بن جاتا ہے۔

تو معرفہ کسے کہتے ہیں؟ جس کی آپ کو پہچان ہو۔اور جس کی پہچان نہ ہو وہ کیا ہے؟ نکرہ ہے بھئی، نکرہ ہے۔اب طلبہ کو عموماً بڑی مشکل پیش آتی ہے کہ کوئی اسم آتا ہے تو وہ حیران ہوتے ہیں کہ یہ معرفہ ہے یا نکرہ۔بھئی معرفہ کی قسمیں آپ کو یاد ہو گئیں، کوئی اسم آ جائے فوراً اس پہ، اس کو دیکھو، یہ ضمیر تو نہیں؟ یہ علم تو نہیں، کسی کا نام تو نہیں؟ یہ اسم اشارہ تو نہیں؟ یہ اسم موصول تو نہیں؟ یہ معرف باللام تو نہیں، اس پر الف لام تو نہیں؟ یا ان میں سے کسی کی طرف مضاف تو نہیں؟ یہ پانچ چھ چیزیں آپ نے اس پر فوراً لاگو کیں، دیکھا ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے یہ، تو سمجھ جائیں یہ کیا ہے؟ نکرہ ہے۔نکرہ ہے۔تو لہٰذا آپ کو یہ معرفہ کی قسمیں یاد ہونی چاہییں۔

اور اس کے بعد پھر میں نے آپ کو بتایا کہ اعراب تین قسم پر ہے: رفع، نصب اور جر۔اور پھر ان میں سے ہر ایک تین تین قسم پر ہے، یا تو یہ رفع، نصب یا جر، یا یہ لفظاً ہوگا، یا تقدیراً ہوگا، یا محلاً ہوگا۔

محلاً جو اعراب آتا ہے یا د رکھنا وہ مبنی میں آتا ہے۔ وہ کس میں آتا ہے؟ مبنی میں۔ ہاں، تو یہ محلاً اعراب کس میں آتا ہے؟ مبنی میں۔ اور یہ لفظاً اور تقدیراً معرب میں آئے گا۔ اعراب کتنی قسم پر؟ تین قسم پر۔ چاہے رفع ہو، چاہے نصب ہو یا جر، یا تو وہ لفظاً ہوگا، یا تقدیراً ہوگا، یا محلاً ہوگا۔ محلاً کس میں آئے گا؟ مبنی میں۔ اور لفظاً اور تقدیراً کس میں آئے گا؟ معرب میں۔

زبان سے دہراؤ بھئی، زبان سے دہراؤ بھئی، میں تکرار کروا رہا ہوں۔ زبان سے دہراؤ گے تو چیز یاد ہوگی۔ تو یا لفظاً ہوگا، یا تقدیراً ہوگا، یا محلاً ہوگا۔ محلاً کس میں؟ مبنی میں۔ اور لفظاً اور تقدیراً کس میں؟ معرب میں ہوگا۔

تو اب آپ کو مبنی کی پہچان ہونی چاہیے۔ تو میں نے آپ کو مبنیات بھی لکھوائے تھے کہ مبنیات آٹھ ہیں:

نمبر ایک: تمام ضمیریں۔

نمبر دو: اسمائے اشارہ۔

نمبر تین: اسمائے موصولہ۔

نمبر چار: کچھ مرکبات ہیں۔

نمبر پانچ: اصوات ہیں کچھ بھئی، کچھ اصوات ہیں، آوازیں ہیں۔

اور اس کے بعد نمبر چھ: کچھ ظروف ہیں بھئی، جیسے "اذا" وغیرہ۔

اور نمبر سات: اسمائے افعال ہیں۔

اور نمبر آٹھ: کنایات ہیں بھئی، "کم" اور "کذا"۔

یہ آٹھ مبنیات ہیں، یہ آپ کو ہر وقت یاد ہونے چاہییں۔ اور خاص طور پر ان میں سے پہلے تین تو ہر جگہ استعمال ہوتے ہیں، اس کا تو آپ نے بہت لحاظ رکھنا ہے۔ تمام ضمیریں، اسمائے اشارہ، اور اسمائے موصولہ، یہ تین تو جگہ جگہ آئیں گے۔ اور یہ جیسے ہی کوئی ضمیر آئے آپ سمجھ جائیں اس کا اعراب کیا آئے گا؟ محلاً۔ اسم اشارہ ہو تو اعراب کیسے ہوگا؟ محلاً۔ اور اسم موصول ہو تو اعراب محلاً ہوگا۔ یعنی چاہے رفع ہو، نصب ہو یا جر، تو ان کا اعراب محلاً آئے گا۔

میں نے بتلایا تھا بھئی، محلاً کا کیا معنی؟ محل جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی یہ جگہ تو مثلاً مبتدا کیا ہوتا ہے؟ مرفوع ہوتا ہے۔ مرفوع ہوتا ہے، لہٰذا مثلاً میں ایک جملہ بناتا ہوں، "ھٰذا رجل"، یہ آدمی ہے۔ "ھٰذا" کیا ہے؟ "ھٰذا" مبتدا، اور "رجل" کیا ہے؟ خبر ہے۔ اور "ھٰذا" کیا بن رہا ہے؟ مبتدا، اور مبتدا کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ اتنا تو آپ کو پتہ چل گیا کہ "ھٰذا" بھی

مرفوع ہے، "رجل" بھی۔

اب ان میں سے ہر ایک میں غور کرلو کہ یہ "ھٰذا" پر کون سا اعراب، رفع آئے گا، لیکن کون سا رفع؟ لفظاً، تقدیراً، یا محلاً؟ آپ نے غور کیا تو سب سے پہلے جب بھی کوئی اسم آئے پہلے یہ دیکھو کہ یہ معرفہ ہے یا نکرہ، اور ساتھ کہ یہ مبنی ہے یا معرب ہے۔ تو آپ نے "ھٰذا" میں غور کیا تو پتہ چلا یہ مبنی ہے، یہ اسم اشارہ ہے۔ جیسے ہی مبنی ہونے کا پتہ چلا، ساتھ ہی ایک اور بات بھی پتہ چل گئی آپ کو کہ اس پر کیا پڑھنا ہے، کہ اس پر رفع کون سا آئے گا؟ محلاً آئے گا۔

محلاً کا کیا معنی؟ یعنی یہ جگہ رفع والی ہے کیونکہ یہ مبتدا بن رہا ہے بھئی، اور مبتدا پر کیا آتا ہے؟ رفع۔ لیکن یہ مبنی ہے، اور مبنی تو رفع کو جگہ نہیں دیتا، تو یوں کہیں گے یہ مرفوع ہے محلاً۔ یہ مرفوع ہے محلاً۔ مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔ محلاً کیوں؟ کیونکہ مبنی ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی۔

اب ہم جب ترکیب کریں گے آپ نے سب سے پہلے اعراب بتانا ہے، کوئی بھی لفظ آئے، مرفوع ہے، منصوب ہے یا مجرور۔ دوسری بات پھر آپ نے یہ بتانی ہے کہ لفظاً ہے، تقدیراً ہے یا محلاً ہے۔ اور تیسرے نمبر پر پھر بتانا ہے کہ یہ ہے کیا، مبتدا ہے یا خبر ہے، فاعل ہے، مفعول ہے، کیا ہے۔

تو "ھٰذا رجل"، کیسے ترکیب کریں گے؟ "ھٰذا" مرفوع محلاً مبتدا۔ مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔ محلاً کیوں؟ مبنی ہے۔ اور مبتدا آپ نے کہا، مبتدا آپ کو کیسے پتہ چلا؟ میں نے آپ کو بتایا تھا اگر آپ کے پاس دو لفظ ہوں، اور دونوں سے جملہ پورا ہو رہا ہو، جملہ پورا ہو رہا ہو، دونوں اسم ہیں اور دونوں سے جملہ پورا ہو رہا ہے، تو ان میں سے دیکھو معرفہ کون سا ہے، نکرہ کون سا ہے۔ تو جو معرفہ ہو اس کو کیا بناؤ؟ مبتدا۔ جو نکرہ ہو اس کو کیا بناؤ؟ خبر۔

تو عموماً مبتدا معرفہ ہی پہلے ہوگا اور خبر بعد میں ہوگی۔ تو اس کو مبتدا بناؤ اور خبر۔ لیکن غور آپ نے ضرور کرنا ہے، آنکھیں بند کر کے کہیں ترکیب نہیں کرنی، خود بات کو سمجھنا ہے، پھر چاہے غلطی ہو جائے وہ غلطی بہتر ہے بجائے اس کے کہ آپ رٹے کی طرح ترکیب کریں۔

تو مبنی کا اعراب ہوگا محلاً۔ "ھٰذا" مبتدا بنے تو بھی اس کا اعراب محلاً مرفوع ہوگا محلاً۔ اگر یہ خبر بنے تو بھی یہ مرفوع ہوگا محلاً۔

یہ جو آٹھ مبنیات ہیں ان کے علاوہ جو اسماء ہیں وہ معربات ہیں، وہ معرب ہیں۔ اور معرب کا اعراب یا لفظاً آتا ہے یا تقدیراً۔ وہ سولہ قسمیں آپ نے نحو میر میں پڑھی ہوں گی وہ آپ نے یاد کرنی ہیں۔ وہ سولہ قسمیں۔ بلکہ وہ سولہ قسمیں ہم

ابھی کر لیتے ہیں، بعد میں پھر آپ نے ان کو یاد کرنا ہے، تکرار کرنا ہے۔ بس یہ تین چیزیں یاد کرلو، تین چار چیزیں آئیں گی اس ساری ترکیب میں: ایک آپ کو معرفہ کی قسمیں یاد ہونی چاہییں، ایک آپ کو یہ مبنیات یاد ہونے چاہییں، ایک وہ سولہ قسمیں ہوں گی یہ، اور کوئی ایک آدھ بات اگر آگے آگئی۔ بس یہ تین چار چیزیں آپ یاد کرلیں، اور پھر آپ دیکھیں آپ عبارت حل کرتے چلے جائیں گے ان شاء اللہ۔

تو جو معرب ہے اس کا اعراب یا لفظاً آتا ہے یا تقدیراً آئے گا، تقدیراً بھئی۔ اب وہ سولہ قسمیں جو ہیں ان میں آپ غور کریں، بعضوں کا اعراب لفظاً ہے اور بعضوں کا تقدیراً۔

لفظاً اعراب کا معنی یہ ہے کہ آپ اس اعراب پر باقاعدہ تلفظ کرتے ہیں، سننے والے کو سنتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ آپ رفع پڑھ رہے ہیں، یا نصب پڑھ رہے ہیں، یا جر۔ مثلاً اب آپ مجھے بتایئے میں نے کیا پڑھا: "رجلٍ"، رفع، نصب یا جر؟ جر، دیکھا تلفظ سے ہی آپ کو پتہ چل گیا۔ "رجلاً"، نصب، دیکھا سننے سے، تلفظ سے ہی پتہ چل گیا۔ "رجلٌ"، رفع، دیکھا؟ یہ اعراب لفظی کہلاتا ہے جس میں تلفظ سے ہی دوسرے کو اعراب کا پتہ چل جاتا ہے۔

یہ اعراب کیا ہے؟ لفظی۔ تو یہ جو سولہ قسمیں ہیں آپ دیکھیں گے ان میں اکثر اعراب لفظی ہیں، چند ایک ہیں ان کا اعراب تقریری ہے۔ تقدیری، جیسے موسیٰ، "جاء موسیٰ"، "رأیت موسیٰ"، "مررت بموسیٰ"۔ "جاء موسیٰ"، اس میں لفظ موسیٰ فاعل بن رہا ہے۔ "رأیت موسیٰ"، اس میں لفظ موسیٰ مفعول بن رہا ہے۔ "مررت بموسیٰ"، یہ باجبارہ لفظ موسیٰ پر داخل ہے، تو یہ تینوں حالتیں ہیں اور ایک میں یہ مرفوع ہے، ایک میں منصوب ہے، ایک میں مجرور۔ لیکن تلفظ سے نہیں پتہ چل رہا۔ "جاء موسیٰ"، "رأیت موسیٰ"، "مررت بموسیٰ"، دیکھا تلفظ سے پتہ نہیں چل رہا، تو یہ اعراب تقدیری ہے۔

تقدیری، قدر یقدر تقدیر کا معنی ہوتا ہے فرض کرلیں۔ بھئی یہ بار بار میں تکرار کرواؤں گا، بار بار آپ کے ذہن میں یہ چیزیں جم جائیں۔ چند دن ہیں ہمارے پاس، آٹھ دن، دس دن، تب بس تکرار، یہ ترکیب کریں گے، پھر ان شاء اللہ ہم شرح جامی شروع کردیں گے۔ اور یہ چیزیں آپ کو آتی ہوں گی، آپ کے ذہن میں جم جائیں گی، تو آپ جامی بہترین سمجھ سکیں گے۔ اس لیے بار بار میں تکرار کرواؤں گا۔

تو قدر یقدر تقدیر، تقدیر کا معنی ہے فرض کرنا، فرض کرنا۔ تو "جاء موسیٰ" آپ سے کوئی اعراب پوچھے، آپ کہیں گے کہ یہ مرفوع ہے تقدیراً۔ "رأیت موسیٰ" آپ سے اعراب پوچھے تو آپ کیا کہیں گے، یہ منصوب ہے تقدیراً۔ اور "مررت بموسیٰ"، یہ اس پر باجبارہ داخل ہے تو یہ مجرور ہے تقدیراً۔

تو اس لفظ موسیٰ پر اعراب جو ہے، رفع بھی تقدیراً، نصب بھی تقدیراً اور جر بھی تقدیراً آئے گا۔ اور تقدیراً کا کیا معنیٰ؟ فرض کرلو۔ بھئی کیا وجہ کیوں فرض کرلیں؟ وجہ یہ کہ اگر آپ یہ فرض نہیں کرتے تو پھر مسئلہ مشکل ہو جائے گا۔ کیونکہ پھر یہ معرب سے خارج ہو جائے گا۔

معرب آپ نے پڑھا، معرب کسے کہتے ہیں؟ جس کا آخر بدلتا ہو عوامل کے بدلنے سے۔ جس کا آخر اب یہ لفظ موسیٰ معرب ہے اور اس کا آخر تو نہیں بدل رہا، لیکن ہے کیا؟ معرب۔ اب معرب کی تعریف میں اس کو داخل رکھنا ہے، مبنی نہیں ہم اس کو کہہ سکتے۔ یاد رکھو مبنی وہ ہے جو جس کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ہو بھئی۔

اور مبنی الاصل کتنی چیزیں ہیں؟ تین چیزیں ہیں، تین چیزیں یاد رکھنا مبنی الاصل:

نمبر ایک: فعل ماضی۔

نمبر دو: فعل امر۔ اور تمام حروف۔

پھر دہراؤ مبنی الاصل کیا ہیں، کتنی چیزیں ہیں؟ تین۔

نمبر ایک: فعل ماضی۔

نمبر دو: فعل امر، فعل امر۔

اور نمبر تین: تمام حروف بھئی۔

یہ سب مبنی ہیں۔ دیکھو، ان میں سے اسم کوئی بھی نہیں ہے؛ ایک فعل ماضی ہے، ایک فعل امر ہے، ایک تمام حروف۔ ہاں، ان کے ساتھ کوئی اسم مشابہ ہو جائے گا تو وہ بھی مبنی بن جائے گا۔ کیا بن جائے گا؟ مبنی۔ تو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ضروری ہے، تب ہی کوئی اسم مبنی بنتا ہے، ویسے نہیں۔ اور یہ جو آٹھ چیزیں میں نے ذکر کیں، ان کی مشابہت ہے: تمام ضمیریں، اور اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ، اور کچھ مرکبات ہیں، اور اسمائے اصوات ہیں، اور اسمائے ظروف ہیں، اور اسمائے افعال ہیں، اور کچھ کنایات ہیں بھئی۔ یہ آٹھ چیزیں ان کو مبنی ویسے نہیں قرار دیا، ان کی مشابہت ہے ان مبنی الاصل کے ساتھ۔ یعنی فعل ماضی کے ساتھ، یا فعل امر کے ساتھ، یا حروف کے ساتھ ان کی مشابہت ہے۔ تو مشابہت کی وجہ سے ان کو بھی کیا کہہ دیتے ہیں؟ یہ بھی کیا ہیں؟ مبنی۔ اور یہ ان پر پھر اعراب نہیں ظاہر ہوتا۔ اعراب ان پر نہیں ظاہر ہوتا۔

تو ان کے بارے میں جب اعراب بتلانا ہو تو "محلاً" کہیں گے، یعنی یہ جگہ تو رفع والی ہے، یا نصب والی ہے، یا جر۔

جیسے دیکھو "ھٰؤُ لاءِ"؛ "ھٰؤُ لاءِ" اسم اشارہ ہے، "یہ سب"۔ "ھٰؤُ لاءِ"، "یہ سب"، یہ اسم اشارہ ہے، اور اسم اشارہ بھی کس میں سے ہے؟ مبنیات میں سے ہے۔ لہٰذا "جاءھٰؤُ لاءِ"، "رأیت ھٰؤُ لاءِ"، "مررت بھٰؤُ لاءِ"۔ "جاءھٰؤُ لاءِ"، یہاں "ھٰؤُ لاءِ" فاعل بن رہا ہے۔ "رأیت ھٰؤُ لاءِ"، یہاں "ھٰؤُ لاءِ" مفعول بن رہا ہے، اور "مررت بھٰؤُ لاءِ"، یہاں با جارہ داخل ہے تو "ھٰؤُ لاءِ" مجرور۔ لیکن تینوں حالتوں میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہمزہ کے نیچے زیر ہے، "ھٰؤُ لاءِ"۔ آخر میں جو ہمزہ ہے اس کے نیچے زیر ہے، نہیں بدل رہا۔ کیوں نہیں بدل رہا؟ کیونکہ یہ مبنی ہے۔ اور مبنی کی کون سی قسم ہے؟ اسم اشارہ ہے۔ یہ کیا ہے؟ اور اسم اشارہ ہے جیسے ہی آپ کو پتہ چلا اسم اشارہ ہے، تو ساتھ ہی اعراب کے اس پر اعراب کون سا آئے گا؟ محلاً۔ رفع بھی محلاً، نصب بھی محلاً، جر بھی محلاً۔ یعنی محلاً کیا معنی؟ یہ جگہ رفع والی ہے، اگر کوئی معرب آتا تو رفع ظاہر بھی ہو جاتا، لیکن یہ مبنی ہے، اس پر ظاہر نہیں ہوگا۔

تو "جاءھٰؤُ لاءِ"، یہ اس وقت کیا ہے؟ مرفوع محلاً۔ "رأیت ھٰؤُ لاءِ"، یہ کیا ہے؟ منصوب محلاً۔ "مررت بھٰؤُ لاءِ"، یہ کیا ہے؟ مجرور محلاً، با جارہ موجود ہے۔ اور آپ دیکھ رہے ہیں "ھٰؤُ لاءِ" کے آخر میں ہمزہ ہے، اور ہمزہ پر رفع بھی آ سکتا ہے، نصب بھی اور جر بھی۔ جیسے جیسے "شَیْءٌ"، "شَیْئًا"، اور "شَیْءٍ"۔ دیکھو اس کے آخر میں ہمزہ ہے اور ہمزہ پر تینوں طرح کے اعراب آ سکتے ہیں؛ رفع بھی آ سکتا ہے "شَیْءٌ"، نصب بھی آ سکتا ہے "شَیْئًا"، جر بھی آ سکتا ہے "شَیْءٍ"۔ اور "ھٰؤُ لاءِ" کے آخر میں بھی کیا ہے؟ ہمزہ ہے، تو اگر یہ معرب ہوتا تو اعراب آنا چاہیے تھا، لیکن اعراب نہیں آ رہا، تو یہ کیا ہے؟ مبنی ہے۔

اور اسی طرح لفظ موسیٰ آپ نے پڑھا، موسیٰ یا عیسیٰ: "جاءموسیٰ"، "رأیت موسیٰ"، "مررت بموسیٰ"، تو آپ کے ذہن میں اشکال آئے گا کہ یہ بھی نہیں بدل رہا اس کو معرب قرار دے دیا، اور "ھٰؤُ لاءِ" نہیں بدل رہا اس کو مبنی قرار دے دیا۔ توجہ ہے؟ موسیٰ کا لفظ بھی نہیں بدل رہا، نہ رفع، نہ نصب، نہ جر، کچھ نظر نہیں آ رہا۔ اور "ھٰؤُ لاءِ" بھی اسی طرح ہے، تو میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ کسی لفظ کو مبنی ویسے نہیں قرار دیا جاتا جب تک اس کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے، اور یہ جو "ھٰؤُ لاءِ" ہے اس کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ہے۔ اس کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت۔ تو لہٰذا یہ تو مبنی ہے، لیکن موسیٰ یا عیسیٰ اس کی مبنی الاصل کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں ہے۔ یاد رکھنا ہر مشابہت مراد نہیں ہے، کچھ خاص مشابہتیں مراد ہیں جو آگے چل کر آپ پڑھیں گے ان شاء اللہ۔

تو لہٰذا موسیٰ اور عیسیٰ اس کو ہم مبنی قرار نہیں دے سکتے۔ جب مبنی نہیں قرار دے سکتے تو یہ معرب ہے۔ تیسری کوئی صورت

ہے؟اسم دو ہی قسم پر ہے نا، یا معرب ہے یا مبنی، تو پھر اس کو معرب قرار دینا پڑے گا۔ اور معرب کی تعریف تو آپ نے یہ کی: جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا ہو، لیکن موسیٰ اور عیسیٰ ان کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہیں بدل رہا۔ تو میں نے آپ کو وجہ بتلائی تھی کہ اس کا آخر بھی بدلتا کیونکہ یہ معرب ہے، لیکن یہاں ایک رکاوٹ آ گئی اور وہ یہ کہ اس کے آخر میں الف ہے بھئی۔ موسیٰ کے آخر میں کیا ہے؟ الف، وہ یا کس سے بدل چکی؟ الف سے۔ الف ہے اور الف کے اوپر کوئی اعراب نہیں آ سکتا، نہ رفع، نہ نصب اور نہ جر۔ تو مانع آ گیا، رکاوٹ آ گئی۔ تو رکاوٹ آ گئی، لیکن ہے تو یہ معرب، اور معرب کی تعریف کیا کی جس کا آخر بدلتا ہو، تو اس کا آخر بدل نہیں سکتا رکاوٹ کی وجہ سے، تو کہتے ہیں بھئی اس کا اعراب تقدیری ہے۔ یعنی فرض کر لو اس پر رفع آ گیا ہے۔ "جاءموسیٰ"، یہ مرفوع ہے تقدیراً۔ کیا معنی؟ فرض کر لو اس پر رفع آ گیا۔ "رأیت موسیٰ"، یہ منصوب ہے، کون سا منصوب؟ تقدیراً، فرض کر لو اس پر نصب آ گیا ہے۔ اور "مررت بموسیٰ"، با جارہ آ گئی تو یہ کیا ہے؟ مجرور ہے تقدیراً، فرض کر لو۔

بھئی کیوں فرض کر رہے ہیں؟ کیونکہ معرب ہے یہ، کیا ہے؟ اور معرب کسے کہتے ہیں؟ جس کا آخر بدلتا ہو۔ اگر اس کا آخر آپ کہیں گے نہیں بدل رہا پھر تو اس کو معرب نہیں کہہ سکتے۔ تو اب بدل تو نہیں رہا، تو کہتے ہیں بھئی آپ فرض کر لو بدل رہا ہے۔ جب رفع والی جگہ پہ آئے تو فرض کر لو کیا آ چکا؟ رفع آ چکا۔ نصب والی جگہ آئے تو فرض کر لو کیا آ چکا؟ نصب آ چکا۔ جر والی جگہ آئے تو فرض کر لو کیا آ چکا؟ جر۔ تو بدل رہا ہے یا نہیں بدل رہا؟ چاہے تقدیراً ہے لیکن بدل تو رہا ہے، تو یہ معرب ہی ہے کیونکہ معرب بھی اسی کو کہتے ہیں جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا ہو۔

تو اس کی تو تینوں حالتیں جو ہیں وہ تقدیری ہیں؛ رفع بھی تقدیراً، نصب بھی تقدیراً، جر بھی تقدیراً۔ اور یاد رکھو اس کو کہتے ہیں اسم مقصور بھئی۔ مقصور، م، ق دو نقطوں والا، ص، او رو، ر، مقصور۔ کیونکہ اس کے آخر میں الف مقصورہ ہے۔ توجہ ہے؟ اس کے آخر میں کیا ہے؟ الف مقصورہ ہے۔ الف مقصورہ کسے کہتے ہیں؟ ہاں، طلبہ عموماً یہی سمجھتے ہیں کھڑی زبر کو الف مقصورہ کہتے ہیں۔ نہیں بھئی، یہ جو عام الف ہے اس کو الف مقصورہ کہتے ہیں۔ ایک الف ممدودہ ہوتا ہے جس میں الف کے بعد ہمزہ وغیرہ ہمزہ آئے، اس کو خوب لمبا کرتے ہیں۔ "بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ"، دیکھا؟ "اِسْرَآءِیْلَ"، یہاں را کے بعد الف ہے اور اس کے بعد کیا ہے؟ ہمزہ، تو اس کے اوپر یہاں قرآن میں دیکھیں گے اوپر مد لکھی ہوئی ہے۔ یہ الف ممدودہ ہے، اس کو لمبا کریں گے خوب بھئی۔ تو یہ جو عام چھوٹا الف ہوتا ہے اس کو کیا کہتے ہیں؟ الف مقصورہ، اور دوسرا جس کو لمبا کرتے ہیں وہ الف ممدودہ ہے۔ تو یہ کھڑی زبر کو نہیں الف مقصورہ کہتے۔ لیکن دیکھو موسیٰ، اس کے آخر میں یا الف سے

بدل گئی اور کون سا الف ہے، ممدودہ ہے یا عام الف ہے؟ عام الف ہے، اس لیے کیا کہیں گے؟ الف مقصورہ ہے۔ بات سمجھ میں آ رہی ہے؟

تو یہ اسم مقصور کہلاتا ہے۔ جس اسم کے آخر میں الف ہو اسے کیا کہتے ہیں؟ اسم مقصور بھئی، اسم مقصور۔ اور اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ اگر یہ رفع والی جگہ پر آئے تو رفع بھی تقدیری، نصب والی جگہ آئے تو نصب بھی تقدیری، جر والی جگہ آئے تو جر بھی تقدیری۔

اور ایک اسی طرح ہے اسم منقوص بھئی، جیسے قاضی۔ منقوص، م، ن، ق دو نقطوں والا ہے، واو ر ص، منقوص۔ دیکھو ذرا لفظوں پہ غور کرو، لفظ پہ غور کرو، ناقص سے ہے، کس سے؟ ناقص کسے کہتے ہیں جس کے آخر میں کیا آئے؟ حرف علت۔ "رَمٰی"، "رَمٰی" کیا تھا؟ "رَمٰی یَرْمِیْ"، یہ ناقص ہے۔ تو ناقص، تو یہ جو قاضی ہے یہ اسم منقوص ہے۔ اسم منقوص کسے کہتے ہیں؟ جس کے آخر میں یا ہو اور یا سے ماقبل کسرہ ہو، "قَاضِیْ"، آخر میں کیا ہے؟ یا، اور یا سے ماقبل کسرہ، تو یہ اسم منقوص کہلاتا ہے۔

تو اسم مقصور میں تو تینوں حالتوں کا اعراب کیا ہوگا؟ تقدیری۔ لیکن یہ جو قاضی جیسے لفظ ہیں، یعنی اسم منقوص جو ہیں، ان میں دو حالتوں میں اعراب تقدیری ہے اور ایک حالت میں اعراب لفظی ہے۔ ذرا اس پر الف لام لے آؤ، "جَاءَ الْقَاضِیْ"۔ دیکھو یہ مرفوع ہے، فاعل ہے جاء کے لیے، اور فاعل یاد رکھنا مرفوعات میں سے ہے، آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ جب ایک لفظ کے بارے میں پتہ چل جائے کہ یہ فاعل ہے، ساتھ ہی ایک اور بات کا بھی آپ کو پتہ چل گیا کہ اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ تو "جَاءَ الْقَاضِیْ"، اصل میں تھا "جَاءَ الْقَاضِیُ"، لیکن آپ نے صرف میں پڑھا ہے یا پر ضمہ ثقیل ہے، وہ گر گیا تو "جَاءَ الْقَاضِیْ" پڑھیں گے۔ اسی طرح یاد رکھو یہ جو یا ہے اس پر کسرہ بھی ثقیل ہے۔ "مَرَرْتُ بِالْقَاضِیِ"، دیکھا؟ یا کے نیچے زیر ثقیل ہے، لہٰذا اس کو گرا دیں گے۔ کیسے پڑھیں گے؟ "مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ"۔ تو دیکھو جر بھی تقدیراً، اور رفع بھی تقدیراً: "جَاءَ الْقَاضِیْ"، "مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ"۔ ہاں، فتحہ یا پر پڑھ سکتے ہیں، "رَاَیْتُ الْقَاضِیَ"۔ "رَاَیْتُ الْقَاضِیَ"، توجہ ہے؟ تو یہ اسم منقوص ہے۔ اسم مقصور میں کیا ہے؟ تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری، اور اسم منقوص میں اعراب دو حالتوں میں تقدیری ہے؛ رفع بھی تقدیری، جر بھی، اور نصب کیا ہے؟ لفظی ہے۔ "رَاَیْتُ الْقَاضِیَ"، جی، اعراب کا پتہ چلا یا نہیں؟ کیا پڑھا میں نے؟ نصب، دیکھا یہ نصب لفظی ہے جس پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ تو

اعراب لفظی کا کیا معنی؟ جس اعراب پر ہم با قاعدہ تلفظ کریں بھئی، تلفظ کریں۔

اسی طرح اگر کوئی اسم مضاف ہو جائے یائے متکلم کی طرف، علاوہ جمع مذکر سالم کے۔ جمع مذکر سالم یعنی "مسلمون"، "مسلمون" جیسے لفظوں کے علاوہ کوئی اور اسم ہو اور وہ مضاف ہو کس کی طرف؟ یائے متکلم، جیسے "کتابی"، "قلمی"، "غلامی"۔ توجہ ہے؟ تو اب اس کو اسم منقوص نہ سمجھنا، طلبہ کو عموماً پتہ ہی نہیں چلتا بھئی۔ قاضی، قاضی کے آخر میں یا ہے، یہ یا قاضی لفظ کی اپنی ہے یا متکلم کی ضمیر ہے؟ یہ یا اپنی ہے۔ اور "غلامی"، اس کے آخر میں جو یا ہے یہ متکلم کی ضمیر ہے۔ "غلامی" کا کیا معنی؟ میرا غلام۔ اور قاضی کا کیا معنی تھا، میرا قاضی؟ نہیں، اس کا معنی صرف قاضی ہے بھئی۔ "غلامی" کا کیا معنی؟ میرا غلام۔ "قلمی" کا کیا معنی؟ میرا قلم۔ "کتابی" کا کیا معنی؟ میری کتاب۔ دیکھا؟ یہاں یا متکلم کی ضمیر ہے، تو یہاں دو لفظ ہیں دراصل، "کتابی"؛ کتاب کا اعراب الگ نکالیں گے اور آگے یا وہ ضمیر وہ بھی اسم ہے نا، اس کا اعراب الگ ہوگا۔

ایک قسم آپ نے یہ پڑھی تھی کہ علاوہ جمع مذکر سالم کے، جب بھی کوئی اسم مضاف ہو کس کی طرف؟ یائے متکلم کی طرف، تو اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا۔ "جَاءَ غُلَامِیْ"، "رَاَیْتُ غُلَامِیْ"، "مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ"، دیکھو تینوں حالتوں میں یکساں ہے۔ جی، بتائیے "جَاءَ غُلَامِیْ"، اس میں غلام کیا واقع ہو رہا ہے؟ فاعل ہے، مضاف ہے اور یا مضاف الیہ۔ تو یہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہے۔ تو "جَاءَ غُلَامِیْ"، یا کو نہ دیکھو، یا الگ لفظ ہے، غلام لفظ کو دیکھو۔ جی، فاعل کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ "جَاءَ غُلَامِیْ"، میں کوئی رفع پڑھ رہا ہوں؟ نہیں، تو یہ مرفوع ہے تقدیراً۔ فرض کر لو رفع آ گیا۔ فرض کیوں کر رہے ہو بھئی؟ کیونکہ معرب ہے بھئی مبنی نہیں ہے۔

اچھا، "رَاَیْتُ غُلَامِیْ"، جی، یہاں غلام کا اعراب بتاؤ۔ یا کو نہ دیکھو، یا مضاف الیہ ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، آپ نے پڑھا ہے۔ مجرورات دنیا میں دو ہی ہیں: ایک جس پر حرف جر داخل ہو، ایک مضاف الیہ۔ اس یا کا اعراب الگ ہوگا، ہاں غلام جو ہے اس کا اعراب پوچھ رہا ہوں۔ "رَاَیْتُ غُلَامِیْ"، یہ غلام پر کون سا اعراب؟ نصب، اور میں نصب پڑھ رہا ہوں؟ نہیں، تو یہ منصوب ہے تقدیراً۔ اور "مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ"، یہاں پر غلام بھی کیا ہے؟ مجرور ہے، اور یہ مجرور تقدیراً ہے، یہ مجرور تقدیراً۔ آپ کہیں گے بھئی با بھی جر دیتی ہے اور "مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ" یہاں میم کے نیچے بھی زیر ہے، تو آپ اس کو مجرور لفظاً کہہ دیں۔ اعتراض سمجھ میں آ رہا ہے؟ با بھی کیا کرتی ہے؟ جر دیتی ہے، اور "مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ" اس میم کے نیچے

بھی کیا ہے؟ زیر ہے، تو اس کو آپ مجرور لفظاً کہہ دیں، تو جواب آپ کو پھر وہاں نحو میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ یہ پہلے غلام کا لفظ یا ضمیر سے ملا، جب مل گیا تو یا اپنے سے ماقبل کیا چاہتی ہے؟ کسرہ، تو وہ کسرہ آ گیا۔ تو یہ جو غلامی میں میم کے نیچے کسرہ ہے، یہ باجارہ کے داخل ہونے سے پہلے کا آیا ہوا ہے۔ یہ کسرہ یہ باجارہ سے پہلے کا ہی یہ کسرہ تھا، دیکھو "رَاَیْتُ غُلَامِیْ"، دیکھو کسرہ ہے یا نہیں؟ "جَاءَ غُلَامِیْ"، وہاں بھی کسرہ ہے۔ تو یہ کسرہ پہلے کا آیا ہوا ہے، باجارہ کی وجہ سے یہ کسرہ نہیں آیا۔ تو لہٰذا یہ میم کی حرکت ہے، اعراب نہیں۔

اس کے بعد ہم نے ترکیب شروع کی تھی بھئی، اور تین چار جملے ہم نے کر لیے تھے۔ پہلی ترکیب، پہلا جملہ ہم نے لکھا تھا: "اَللّٰہُ اَحَدٌ"۔ "اَللّٰہُ اَحَدٌ"، لفظ اللہ؟ مرفوع لفظاً مبتدا۔

یاد رکھو، کبھی ترجمے سے ترکیب کا پتہ چلتا ہے، اور کبھی ترکیب سے ترجمے کا پتہ چلتا ہے۔ "اَللّٰہُ اَحَدٌ"، ترجمہ سمجھ میں آ رہا ہے؟ جی، کیا؟ اللہ ایک ہے۔ کس کے بارے میں بات کی؟ اللہ تعالیٰ کے بارے میں، معلوم ہوا وہ مبتدا ہے۔ اور کیا بات کی؟ ایک ہے، تو یہ خبر ہے۔ دیکھا؟ ترجمے سے ہی آپ کو ترکیب سمجھ میں آ گئی۔ کہ لفظ اللہ کیا ہے؟ مبتدا، اور "اَحَدٌ" کیا ہے؟ خبر ہے۔ اور مبتدا پر کون سا اعراب آتا ہے؟ رفع، خبر پر بھی؟ معلوم ہوا دونوں پر رفع آئے گا۔ لیکن اب کون سا رفع آئے گا، لفظاً، تقدیراً، یا محلاً؟ وہ آپ نے غور کرنا ہے۔ جی، لفظ اللہ؟ مرفوع ہے لفظاً، یہ مبنی کی کوئی قسم نہیں؛ یہ ضمیر؟ نہیں، اسم اشارہ؟ نہیں، اسم موصول؟ نہیں، مرکب؟ نہیں، تو یہ سب قسموں میں سے کوئی بھی قسم نہیں۔ یہ علم ہے، نام ہے، اور یہ معرفہ ہے۔ اور "اَحَدٌ" یہ نکرہ ہے۔ تو نکرہ ہے، تو لفظ اللہ کا اعراب بولو: مرفوع؟ مرفوع لفظاً مبتدا۔ مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔ پھر دہراؤ، مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے، مبتدا مرفوع ہوتا ہے۔ "لفظاً" آپ نے کہا، لفظاً کیوں کہا؟ ہاں، زبان سے کہو: اس کے رفع پر ہم باقاعدہ تلفظ کر رہے ہیں۔ پھر دہراؤ، اس مرفوع لفظاً کیوں؟ ہاں، یوں کہو: ہم اس کے اعراب پہ تلفظ کر رہے ہیں، یا یوں کہو: ہم اس کے رفع پر تلفظ کر رہے ہیں۔ صرف یہ نہیں کہنا ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ نہیں نہیں، تلفظ نہیں، تلفظ تو لفظ پر بھی ہوتا ہے۔ یوں کہو: ہم اس کے اعراب پر، یا اس کے رفع پر۔ رفع پر تلفظ کر کے دکھاؤ اس کے؟ "اَللّٰہُ"، پھر کرو؟ "اَللّٰہُ"۔ اس کے نصب پر تلفظ کرو؟ "اَللّٰہَ"۔ "اَللّٰہَ"، جر پہ کرو؟ "اَللّٰہِ"۔ "اَللّٰہِ"، دیکھا؟ معلوم ہوا یہ جو لفظ اللہ ہے اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظاً آتے ہیں، یعنی ان پر باقاعدہ تلفظ ہوتا ہے۔ بات سمجھ میں آ رہی ہے؟

آ گئے "اَحَدٌ" بھئی، اس کا اعراب بولو؟ مرفوع لفظاً خبر۔ مرفوع لفظاً خبر۔ پھر بولو، وہ لفظ بھی بولو؟ ہاں، اس کو اعراب

کے ساتھ بولنا ہے، "اَحَدٌ "، جی، بولو: "اَحَدٌ "مرفوع لفظاً خبر۔اب بتاؤ مرفوع کیوں؟ خبر ہے، اور خبر کیا ہوتی ہے؟ مرفوع۔اچھا، لفظاً کیوں کہا؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔کر کے دکھاؤ؟ "اَحَدٌ "، نصب پہ تلفظ کرو؟ "اَحَدًا"، جر پر کرو؟ "اَحَدٍ "۔معلوم ہوا اس پر بھی تینوں طرح کے اعراب کیسے آتے ہیں؟ لفظاً آتے ہیں۔

جی، اب جوڑو: مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔اب ایک ایک لفظ کا اعراب پتہ چل گیا، اب اعراب سمیت اس کو روانی سے پڑھو: "اَللّٰہُ اَحَدٌ "، ترجمہ کرو؟ اللہ ایک ہے، یا زیادہ بہتر: اللہ یکتا ہے۔یکتا ہے۔واحد کے بعد اثنان آتا ہے، لیکن احد ایسا ایک جس کا کوئی دوسرا نہ ہو بھئی۔تو اردو میں اس کے لیے یکتا لفظ ہے۔

اس کے بعد ایک اور ترکیب ہم نے کی تھی، کیا ترکیب تھی؟ "هٰذَا عَالِمٌ "۔ترجمہ سمجھ میں آ رہا ہے؟ جی، ترکیب اس سے کچھ سمجھ میں آ رہی ہے؟ "هٰذَا"، "یہ"، ایک چیز کی طرف آپ نے اشارہ کیا، ایک شخص کی طرف۔"عَالِمٌ"، کیا ہے؟ عالم ہے۔دیکھا؟ کس کے بارے میں بات کی؟ یہ شخص، یہ شخص، تو یہ "هٰذَا" کیا ہوا؟ مبتدا، اور کیا بات کی؟ کہ عالم ہے، تو یہ کیا ہوئی؟ خبر۔اور بات پوری ہے۔میں نے یہ بھی بتایا تھا جب آپ کے پاس دو لفظ ہوں اور دو لفظوں سے بات پوری ہو رہی ہو، جملہ پورا ہو، تو اس میں سے دیکھو معرفہ کو کیا بنا دو؟ مبتدا، اور نکرہ کو کیا بناؤ؟ خبر۔تو "هٰذَا" معرفہ ہے۔معرفہ کی کون سی قسم ہے؟ اسم اشارہ ہے، اور "عَالِمٌ " یہ نکرہ ہے، تو "هٰذَا" کو بناؤ مبتدا۔

جی، اب بتائیے، اعراب بتائیے: "هٰذَا"؟ مرفوع محلاً مبتدا۔مرفوع کیوں؟ مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے، مرفوع اور کون سا مرفوع ہے؟ محلاً ہے، محلاً کیوں ہے؟ شاباش، کیونکہ یہ کیا ہے؟ مبنی۔دیکھا؟ اعراب اتنا آسان ہے۔"هٰذَا" کا آپ کو پتہ چل گیا یہ کیا ہے؟ مبتدا، اب صرف یہ دیکھ لو معرب ہے یا مبنی۔مبنی ہو تو اعراب محلاً، اور اگر معرب ہے تو وہ سولہ قسمیں آپ کو یاد ہونی چاہییں، ان میں سے فوراً دیکھ لو کہ کون سی قسم ہے اور اس کے مطابق لفظاً ہے یا تقدیراً ہے بھئی۔وہ سولہ قسمیں بھی ابھی ہم کر لیتے ہیں تاکہ آپ کے ذہن میں تازہ ہو جائیں بھئی۔ان شاء اللہ ایک ہفتے بعد آپ اچھی خاصی عبارت حل کرنے کے قابل ہو جائیں گے ان شاء اللہ۔هٰذا عالم "، "هٰذا" مرفوع محلاً مبتدا۔مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔محلاً کیوں؟ مبنی ہے، شاباش۔اور مبتدا آپ نے کہا، آپ نے اس کو مبتدا کیوں بنایا؟ کیونکہ یہ معرفہ ہے اور دوسرا اسم نکرہ ہے، اور انہی سے بات پوری ہو رہی ہے۔یہ پورا جملہ ہے، دونوں میں سے ایک معرفہ ہے، ایک نکرہ ہے تو معرفہ کو کیا بنائیں گے؟ مبتدا، اور نکرہ کو کیا بنائیں گے؟ خبر۔آگے "عالم " بھئی، اعراب بولو؟ مرفوع لفظاً۔مرفوع کیوں؟ خبر ہے، شاباش۔اور لفظاً کیوں کہا؟ اس کے رفع پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ۔شاباش، شاباش۔رفع پہ تلفظ کر کے دکھاؤ اس کے

؟"عالمٌ"،نصب پہ کرو؟"عالمًا"، جر پر کرو؟"عالمٍ"، دیکھا؟ معلوم ہوا اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی آتے ہیں۔اس لفظ، یہ جو لفظ "عالم" ہے، اس پر رفع بھی لفظاً، نصب بھی لفظاً، اور جر بھی لفظاً آتا ہے، تلفظ سے ہی پتہ چل جاتا ہے۔

پھر میں نے ایک ترکیب کروائی تھی، کیا تھی اگلی ترکیب؟ "ھو رجل"۔"ھو رجل"، جی، "ھو"، بتائیے بھئی، اعراب بتائیے۔ بولو بھئی۔ ترجمہ سمجھ میں آرہا ہے، "ھو رجل"؟ کیا ترجمہ ہے؟ وہ مرد، کیا ترجمہ ہے؟ وہ مرد ہے، پوری بات ہے۔ یہ کیا ہے؟ پوری بات ہے، بات سمجھ میں آرہی ہے؟ اچھا، جی، "ھو" کا اعراب بولو؟ جی، مبتدا تو ہے، لیکن پہلے اعراب بتاؤ۔ ابھی بتایا جیسے ہی کسی لفظ کے بارے میں پتہ چلے وہ مبتدا یا خبر ہے، ساتھ ہی کیا پتہ چل جاتا ہے؟ ہاں بھئی، جی؟ معرفہ ہے۔ مرفوع ہے۔ جیسے ہی کسی لفظ کے بارے میں پتہ چلے یہ مبتدا ہے، ساتھ ہی کیا پتہ چل جاتا ہے؟ کیا معنی، اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ جیسے ہی کسی لفظ کے بارے میں پتہ چلے یہ خبر ہے، ساتھ ہی کیا پتہ چل جاتا ہے؟ مرفوع ہے، اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع۔ جی، بولو، اب "ھو" کا اعراب بولو؟

مرفوع ہے، ٹھیک ہے۔ مرفوع، کون سا مرفوع؟ مبتدا تو ہے، وہ ابھی آخر میں آپ نے ہمیں بتانا ہے، وہ ابھی دل میں رکھیں۔ مرفوع ہے، پھر مرفوع کون سا ہے؟ لفظاً ہے، تقدیراً ہے، محلاً ہے، یہ ہمیں بتاؤ؟ لفظاً، "ھو" مرفوع لفظاً۔ جی، مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔ لفظاً کیوں؟ اعراب پر تلفظ کر رہے ہیں ہم۔ جی، کر کے دکھاؤ "ھو" کے رفع پر تلفظ بھئی؟ "ھو"۔ جی، آپ بتائیے۔ مرفوع، یہ کون سا مرفوع ہے؟ محلاً کیوں ہے؟ وہ تو کہہ رہے ہیں لفظاً ہے۔ سب آپ کو آتا ہے، صرف مشق نہیں ہے، صرف مشق نہیں ہے۔ ہاں بھئی؟ مرفوع محلاً۔ ہاں بھئی؟ سارے غلط بتا رہے ہو، ہاں بھئی آپ بتاؤ؟ محلاً مرفوع۔ سارے، تم بھی سب کے ساتھ ہو گئے ہو۔ کیوں؟ "ھو" ضمیر ہے۔ ہاں، شاباش۔ دیکھا؟ پختہ علم اس کو کہتے ہیں، میں غلط کہہ رہا ہوں، وہ کہہ رہا ہے نہیں جی، اعراب محلاً ہی آئے گا۔ کیوں؟ کیونکہ مبنی ہے۔ میں نے ضابطے بتا دیے مبنی، یہ تین مبنی ہر وقت یاد رکھو: تمام ضمیریں، اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ۔ یہ تو بالکل جگہ جگہ پر آئیں گے۔ جیسے ہی کوئی ضمیر آئے، سمجھ جاؤ اعراب کون سا ہوگا؟ محلاً، چاہے رفع ہو، چاہے نصب ہو، جر ہو، وہ بعد میں دیکھیں گے۔ ہوگا کیا؟ محلاً۔

کوئی بھی اسم اشارہ آجائے، ساتھ ہی آپ کو پتہ چل جائے کہ اس پر کون سا اعراب پڑھنا ہے؟ محلاً پڑھنا ہے۔ چاہے رفع ہو، چاہے نصب ہو، چاہے جر۔ اب بتائیے، "ھو" کا اعراب بولو؟ مرفوع محلاً، شاباش۔ مرفوع محلاً، وجہ بتاؤ؟ محلاً کیوں ہے؟ مبنی ہے، شاباش۔ دیکھا؟ بالکل آسان ہے ترکیب، ان شاء اللہ ابھی یہ کچھ طلبہ آپ کا پہلا دن ہے، ان شاء

اللہ آپ
دیکھیں گے کہ آپ بہترین عبارت ایک ہفتہ، ایک ہفتہ ان شاء اللہ زیادہ نہیں زیادہ نہیں، آپ کو کچھ نہ کچھ ترکیب کی سمجھ آنا شروع ہوجائے گی، بہترین بلکہ اچھا جی، تو "ھو رجل"، "ھو" مرفوع محلاً مبتدا۔ اور "رجل"، "رجل" مرفوع لفظاً خبر۔ مرفوع کیوں؟ خبر ہے، خبر کیا ہوتی ہے؟ مرفوع۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر، ضمہ نہ کہو بھئی، اس کے رفع پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ کر رہے ہیں۔ اور جی، مرفوع لفظاً خبر۔ تلفظ کر کے دکھاؤ رفع پر؟ "رجلٌ"، نصب پہ تلفظ کرو؟ "رجلاً"، جر پہ کرو؟ "رجلٍ"، دیکھا؟ معلوم ہوا یہ جو لفظ "رجل" ہے، اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظاً آتے ہیں، یعنی سننے سے ہی پتہ چل جاتا ہے، تلفظ سے ہی پتہ چل جاتا ہے۔

اب ہم یوں کرتے ہیں وہ سولہ قسمیں کر لیتے ہیں جو نحو میر میں آپ نے پڑھی تھیں بھئی۔ وہ سولہ قسمیں۔ تو صاحب نحو میر نے آپ کو بتایا تھا کہ اسم متمکن جو ہے اعراب کے اعتبار سے سولہ قسم پر ہے۔ سولہ قسمیں۔

پہلی قسم تھی: مفرد منصرف صحیح۔ مفرد منصرف صحیح۔ مفرد کا کیا معنی؟ ہاں، یعنی تثنیہ، جمع نہ ہو۔ تثنیہ کا اعراب الگ آئے گا۔ جمع کا اعراب الگ آئے گا۔ اچھا، مفرد ہو، منصرف ہو، غیر منصرف نہ ہو، اور صحیح ہو، یعنی آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے "زیدٌ"، اس کا اعراب تینوں حالتوں میں لفظی ہوگا: "زیدٌ"، "زیدًا"، "زیدٍ"۔

اسی طرح مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح۔ مفرد ہو، منصرف ہو، یعنی غیر منصرف نہ ہو، اور جاری مجریٰ صحیح ہو۔ صحیح تو وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، لیکن یہ جو جاری مجریٰ صحیح ہے، اس کے آخر میں حرف علت آتا ہے۔ جب آخر میں حرف علت آیا تو صحیح تو نہیں، لیکن اس حرف علت سے ماقبل ساکن حرف آجاتا ہے، جیسے "دلوٌ"۔ آخر میں واؤ ہے، تو حرف ناقص آگیا، لیکن واؤ سے ماقبل لام کیا ہے؟ ساکن ہے۔ تو اس سکون کی وجہ سے بھی اس واؤ یا یا پر اعراب پڑھنا آسان ہوجاتا ہے: "دلوٌ"، "دلوًا"، "دلوٍ"، دیکھا؟ اس پر بھی تینوں اعراب کون سے ہیں؟ لفظاً۔ رفع کا تلفظ کرو؟ "دلوٌ"، نصب کا؟ "دلوًا"، جر کا؟ جی، "دلوٌ"، "دلوًا"، "دلوٍ"، تو یہ تینوں اعراب لفظی ہیں۔

تیسرا ہے: جمع مکسر منصرف۔ جمع مکسر منصرف۔ جمع کا صیغہ ہو، مکسر ہو، یعنی اس میں مفرد کا وزن ٹوٹ گیا ہو، اور منصرف ہو، یعنی غیر منصرف نہ ہو۔ جیسے "رجالٌ" بھئی۔ اس پر بھی تینوں اعراب لفظی آئیں گے۔ رفع کا تلفظ کرو رجال پر؟ ہاں، جمع، جمع: "رجالٌ"، نصب کا کرو؟ "رجالاً"، جر کا کرو؟ "رجالٍ"، جی۔

تو ان تینوں کا رفع ضمہ کے ساتھ، نصب فتحہ کے ساتھ، اور جر کسرہ کے ساتھ۔ یہاں نام ہیں دو تین قسم کے وہ بھی سمجھ

لو بھئی۔ایک ہے رفع ،ایک ہے نصب ،ایک ہے جر۔رفع ،نصب ،جر۔اوراسی طرح ایک ہے ضمٌ ،فتحٌ ،کسرٌ ،بغیر گول تا کے۔ضمٌ ،ضاد کے ساتھ ہے،ضمٌ ،فتحٌ ،کسرٌ ۔اورایک انہی کے ساتھ گول تا بھی ملادو:ضمۃٌ ،فتحۃٌ ،کسرۃٌ ۔توجہ ہے؟کتنی قسم کے نام ہوگئے؟ تین۔نمبرایک:رفع ،نصب ،جر۔نمبردو:ضمٌ ،فتحٌ ،کسرٌ ۔نمبرتین:ضمۃٌ ،فتحۃٌ ،کسرۃٌ ۔یادرکھو،رفع ،نصب ، جر،یہ خاص ہے معرب کے ساتھ۔یہ خاص ہے معرب کے ساتھ۔اورضمٌ ،فتحٌ ،کسرٌ ،یہ خاص ہے مبنی کے ساتھ۔یہ خاص ہے مبنی کے ساتھ۔اورگول تا ساتھ جوڑدو،ضمۃٌ ،فتحۃٌ ،کسرۃٌ ،یہ دونوں کے ساتھ بولا جاتا ہے،معرب کے ساتھ بھی اورمبنی کے ساتھ بھی۔بات سمجھ میں آ گئی؟ پھر دہراؤ،کتنی قسم کے نام؟ تین۔نمبرایک:رفع ،نصب ،جر۔نمبردو:ضمٌ ،فتحٌ ،کسرٌ ۔ اورنمبرتین:ضمۃٌ ،فتحۃٌ ،کسرۃٌ ۔پریشان کہیں نہیں ہونا،میں بار بار تکرار کرواؤں گا،ان شاءاللہ ذہن میں چیزیں جم جائیں گی،لیکن بس آپ نے توجہ سے بیٹھنا ہے اوراس کو دہرانا ہے ساتھ ساتھ۔جی،کتنے قسم کے نام؟ تین۔نمبرایک:رفع ، نصب،جر۔نمبردو:ضمٌ ،فتحٌ ،کسرٌ ۔نمبرتین:ضمۃٌ ،فتحۃٌ ،کسرۃٌ ۔رفع ،نصب ،جرکس کے ساتھ؟ معرب کے ساتھ۔ضمٌ ، فتحٌ ،کسرٌ ؟مبنی کے ساتھ۔اورضمۃٌ ،فتحۃٌ ،کسرۃٌ ؟ دونوں کے ساتھ بولا جاتا ہے۔بات سمجھ میں آ گئی۔

لہٰذا یہ تین قسمیں ذکر ہوگئیں سولہ میں سے،کون کون سی؟ مفرد منصرف صحیح۔نمبردو:مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح۔ اورنمبرتین:جمع مکسر منصرف۔ان تینوں کا اعراب:رفع ضمہ کے ساتھ،نصب فتحہ کے ساتھ،جر کسرہ کے ساتھ۔رفع ضمہ کے ساتھ،ضمۃٌ گول تا ہے نا،رفع کس کے ساتھ؟ ضمہ کے ساتھ۔نصب؟ فتحہ،فتحۃٌ دیکھو وہ گول تا آ گئی،نصب فتحہ کے ساتھ،اورجر کسرہ کے ساتھ۔جی،تین لفظ ہیں:"زیدٌ "،"دلوٌ "،اور"رجالٌ "۔زید کیا ہے؟ مفرد منصرف صحیح۔دلوٌ کیا ہے؟ مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح۔یہ جاری مجریٰ کا معنی ہوتا ہے قائم مقام،قائم مقام۔یعنی یہ ہے تو صحیح تو نہیں ہے،آخر میں واؤ یا یا آئے گی،لیکن واؤ یا یا سے ماقبل کیا ہوگا؟ ساکن،جس کی وجہ سے اس واؤ یا یا پر رفع ،نصب ،جر تینوں کا پڑھنا آسان۔تو یہ بھی اسی کے قائم مقام ہوگیا،جیسے مفرد منصرف صحیح پر تینوں اعراب تھے،یہ بھی اس کا قائم مقام ہے،اس پر بھی کیا ہیں؟ تینوں اعراب آسکتے ہیں۔تو پڑھو رفع پڑھو سب پر:زید،دلوٌ ،اوررجال پر،تینوں پر رفع پڑھو؟"زیدٌ ودلوٌ و رجالٌ "۔پھر پڑھو:"زیدٌ ودلوٌ ورجالٌ "۔اب تینوں پر نصب پڑھو؟"زیدًا ودلوًا ورجالًا"۔تینوں پر جر پڑھو؟"زیدٍ ودلوٍ و رجالٍ "،دیکھا؟ تینوں پر اعراب لفظی ہیں،تلفظ سے پتہ چل رہا ہے یا نہیں؟ جی،مجھے بتانا میں نے کیا پڑھا ہے:"دلوًا "؟ نصب۔"دلوٍ "؟ جر۔"رجالٌ "؟ رفع پڑھا۔"زیدًا "؟ دیکھا،ان میں تلفظ سے ہی پتہ چل رہا ہے،یہ تینوں اعراب ہیں۔

اگلی قسم آ گئی، اگلی قسم ہے جی: جمع مؤنث سالم۔ جمع مؤنث سالم۔ جمع مؤنث سالم جس کے آخر میں الف اور لمبی تا آئے، مسلمۃٌ کی جمع کیا ہے؟ مسلماتٌ۔ یہ جو جمع مؤنث سالم ہے اس پر صرف دو طرح کے اعراب آتے ہیں۔ اس پر رفع آئے گا، رفع آئے گا ضمہ کے ساتھ، "مسلماتٌ"۔ اور اس کا نصب اور جر دونوں کسرہ کے ساتھ آئیں گے۔ نصب پڑھو: "مسلماتٍ"۔ جر پڑھو: "مسلماتٍ"۔ مسلماتاً یہاں نہیں پڑھنا۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ تو گویا یوں کہو، اس کا نصب بھی جر کے تابع ہے، جر جیسا ہے۔ توجہ ہے؟ دہراؤ زبان سے، اس کا نصب بھی جر جیسا ہے، جر کے تابع ہے یوں کہو، جر جیسا۔ تو اس کا رفع کس کے ساتھ آئے گا؟ ضمہ کے ساتھ۔ نصب اور جر؟ کسرہ کے ساتھ۔ پڑھو، رفع پڑھو؟ "مسلماتٌ"۔ نصب اور جر پڑھو، نصب پڑھو؟ "مسلماتٍ"۔ پھر پڑھو، رفع پڑھو؟ "مسلماتٌ"۔ نصب پڑھو؟ "مسلماتٍ"۔ اور جر پڑھو؟ "مسلماتٍ"، شاباش۔ "رأیت مسلماتٍ"، یہ کون سی حالت ہے؟ حالت، منصوب ہے۔ آپ کا ایک ساتھی آپ پر فوراً اعتراض کرتا ہے کہ بھئی یہ مفعول ہے، مسلمات کیا ہے؟ مفعول، اور مفعول منصوب ہوتا ہے، آپ مجرور کیوں پڑھ رہے ہو؟ کیا جواب دو گے؟ ہاں ہاں ہاں، تقدیری نہیں کہنا، تقدیری نہیں کہنا۔ پڑھ رہے ہو یا نہیں پڑھ رہے؟ "مسلماتٍ" تو پڑھ رہے ہو کہ نہیں؟ "مسلماتٌ" تو نہیں پڑھا نا؟ بات سمجھ میں آ گئی؟ تقدیراً جس کے تو تقدیراً تو صرف فرض کر لیں، لیکن یہاں باقاعدہ تبدیلی آ رہی ہے۔ "جائت مسلماتٌ"، "رأیت مسلماتٍ"، تبدیلی آ گئی یا نہیں آ گئی؟ تو دیکھا؟ ہاں، اب ساتھی نے آپ سے سوال کیا کہ یہ تو یہ تو منصوب ہے، آپ نے اس پر کیا پڑھا؟ جر، آپ کیا کہیں گے؟ کہ یہ جر نہیں ہے، یہ نصب ہی ہے، اس کا نصب آتا ہی اس شکل میں ہے۔ دو بھائی اگر جڑواں ہوں، زید اور عمر، تو کیا زید عمر بن گیا اور عمر زید بن گیا ہے؟ نہیں، زید الگ ہے، عمر الگ۔ شکلیں بے شک ایک جیسی ہیں، کپڑے بالکل ایک جیسے ہیں، لیکن دونوں الگ الگ ہیں۔ یہاں بھی ایسا ہے، اس کا نصب کس کے جیسا؟ جر جیسا، لیکن نصب الگ ہے، جر الگ ہے۔ نصب والا عامل آئے گا تو نصب پڑھو گے، جر والا عامل آئے گا تو جر پڑھو گے۔ "مررت ب"؟، باجارہ کے ساتھ کیسے پڑھیں گے؟ "مررت بملماتٍ"۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ پھر سنو: "جائت مسلماتٌ"، "جائت مسلماتٌ"، "رأیت مسلماتٍ"۔ "جائت مسلماتٌ"، "رأیت مسلماتٍ"، "مررت بمسلماتٍ"۔ اب مجھے اعراب بتاؤ، "جائت مسلماتٌ"، کون سا اعراب ہے؟ مرفوع، کون سا مرفوع ہے؟ لفظاً ہے، تلفظ سے پتہ چل رہا ہے یا نہیں؟ "رأیت مسلماتٍ"، کون سا اعراب ہے؟ منصوب ہے، کون سا منصوب؟ لفظاً ہے، تلفظ سے پتہ چل رہا ہے یا نہیں؟ تلفظ کر رہے ہیں ہم باقاعدہ اس پر۔ اور "مررت بمسلماتٍ"، یہ بھی کیا ہے؟ مجرور، کون سا مجرور؟ لفظاً ہے۔ تو یہ جو جمع مؤنث سالم

ہے،اس پر بھی تینوں طرح کے اعراب لفظاً آتے ہیں،لیکن اس کا نصب کس جیسا ہوتا ہے؟ جر جیسا ہوتا ہے۔اعراب تینوں ہی آئیں گے،تقدیراً نہیں کہنا،لفظاً ہی کہنا۔

اس سے اگلی قسم تھی: غیر منصرف۔غیر منصرف۔غیر منصرف انہوں نے آپ کو بتلایا کہ وہ ہے جس میں دو اسباب منع صرف پائے جائیں، یا کوئی ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو۔اور غیر منصرف پر کسرہ بھی نہیں آتا اور تنوین بھی نہیں آتی۔غیر منصرف

پر کسرہ بھی نہیں اور تنوین بھی نہیں آتی۔"جاءعمرُ "،"رأیت عمرَ "،"مررت بعمرَ "۔"مررت بعمرَ "،کسرہ بھی نہیں آئے گا، کسرہ بھی نہیں آئے گا،تنوین بھی نہیں،"جاءعمرٌ "،تنوین نہیں پڑھنی،"جاءعمرُ "،"رأیت عمرَ "،اور"مررت بعمرَ "۔غیر منصرف جو ہے وہ جمع مؤنث سالم کے برعکس ہے۔جمع مؤنث سالم میں نصب تابع تھا کس کے؟ جر کے،جبکہ غیر منصرف میں جر تابع ہے نصب کے۔نصب میں بھی زبر آئے گا اور جر میں بھی زبر آئے گا۔تو اس کا جر کس کے جیسا؟ نصب جیسا ہے۔بات سمجھ میں آرہی ہے؟ جمع مؤنث سالم میں کیا تھا؟ نصب کس جیسا تھا؟ جر جیسا تھا،اور غیر منصرف میں جر کس جیسا ہے؟ نصب جیسا ہے،لیکن ہے جر ہی، ہے جر ہی۔

جی،اب مجھے اعراب بتاؤ:"جاءعمرُ "؟ مرفوع لفظاً،شاباش۔مرفوع لفظاً۔مرفوع کیوں؟ فاعل ہے۔اور لفظاً کیوں؟اس کے رفع پر ہم باقاعدہ تلفظ کر رہے ہیں،کر کے دکھاؤ؟"عمرُ "،جی۔"رأیت عمرَ "،اعراب بتاؤ؟ منصوب لفظاً۔منصوب کیوں؟ مفعول ہے۔لفظاً کیوں؟اس کے اعراب پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ کر رہے ہیں،تلفظ کر رہے ہیں۔"مررت بعمرَ "،"مررت بعمرَ "،اعراب بولو؟ مجرور لفظاً۔مجرور لفظاً۔تو یہ نہ کہنا کہ اس پر تو جر نظر نہیں بھئی، یہ جو آپ زبر پڑھ رہے ہیں،اس کا جر آتا ہی زبر کی صورت میں ہے۔یہ زبر خود بخود آیا ہے یا مجرور ہونے کی وجہ سے آیا؟ "مررت بعمرَ "،"مررت بعمرُ " کیوں نہیں پڑھا آپ نے؟ پیش کیوں نہیں پڑھی آپ نے؟ زبر کیوں پڑھی؟ کیونکہ یہ کیا ہے؟ باجارہ آگئی اور باجارہ کیا کرتی ہے؟ جر دیتی ہے،اور غیر منصرف کا جر آتا ہی کس شکل میں ہے؟ نصب کی صورت میں آتا ہے،یعنی فتحہ کے ساتھ آتا ہے۔بات سمجھ میں آگئی؟

تو"جاءعمرُ "،"رأیت عمرَ "،"مررت بعمرَ "،تینوں اعراب کیا ہیں؟ لفظی ہیں۔تینوں اعراب لفظی ہیں۔

اگلی قسم آگئی تھی: اسمائے ستہ مکبرہ۔اسمائے ستہ مکبرہ، یاد رکھو: اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ مضافہ الیٰ غیر یائے المتکلم، یہ پوری قیدیں آپ نے یاد کرنی ہیں۔اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ مضافہ الیٰ غیر یائے المتکلم۔پھر دہراؤ: اسمائے ستہ مکبرہ

موحدہ مضافہ الیٰ غیر یائے المتکلم ۔ دیکھو اسمائے ستہ ہوں، ان کے علاوہ نہ ہوں ۔ مکبر ہ ہوں، یعنی ان کی تصغیر نہ ہو۔ ایک ہوتا ہے عام اسم، ایک اس کی تصغیر ہوتی ہے۔ "رجلٌ" کا معنیٰ آدمی، اور ایک اسی اس کی تصغیر پھر بناتے ہیں فُعَیْل وزن پر، "رجیلٌ" ۔ رجیل، چھوٹا سا آدمی ۔ " کتابٌ "، کتاب، اور اسی کی تصغیر بناتے ہیں " کتیّبٌ "، چھوٹی سی کتاب ۔ تو یہ تصغیر جو عام اسم ہے اس کو اسم مکبر کہتے ہیں، اور ان کی پھر تصغیر بھی آتی ہے، لیکن یہاں ہم نے بتادیا اسمائے ستہ مکبر ہ ہوں، تصغیر نہ ہو، ان کی تصغیر نہیں، اس کا اعراب الگ ہے ۔ اسمائے ستہ ہوں یعنی وہ چھ اسم ہیں، مکبر ہ ہوں یعنی مصغر ہ نہ ہوں، اور موحدہ ہوں یعنی

مفرد کے صیغے ہوں، تثنیہ یا جمع نہ ہو۔ "ابٌ "، "ابٌ " کی تثنیہ کیا آئے گی؟ "ابوانِ" ۔ "ابوانِ"، دیکھو تثنیہ نہ ہو، تثنیہ کا اعراب الگ آئے گا ۔ جمع نہ ہو، جمع کا اعراب الگ ہوگا ۔ تو اسمائے ستہ ہوں، مکبر ہ ہوں، اور موحدہ ہوں، اور نیز یہ مضاف ہوں الیٰ غیر یائے المتکلم، یائے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں ۔ یائے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں ۔ یا کی طرف مضاف ہو تو ابھی آپ نے پڑھا تھا، یا کی طرف جو اسم بھی مضاف ہو جائے علاوہ جمع مذکر سالم کے، اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری: "جاءغلامی "، "رأیت غلامی "، "مررت بغلامی " ۔ دیکھو تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہے، اس لیے کہا یا کی طرف مضاف نہ ہو، کسی اور اسم کی طرف مضاف ہو ۔ پھر دہراؤ قاعدے: اسمائے ستہ مکبر ہ موحدہ مضافہ الیٰ غیر یائے المتکلم، مضافہ الیٰ غیر یائے المتکلم جی، یہ تین چاروں شرطیں پوری ہوں گی، پھر اعراب کی یہ قسم بنے گی ۔ اگر ان میں سے ایک بھی شرط ختم ہوئی تو اعراب کی قسم بدل جائے گی ۔ اسمائے ستہ مکبر ہ موحدہ مضافہ الیٰ غیر یائے المتکلم ۔

اس کا رفع واؤ کے ساتھ، نصب الف کے ساتھ، جر یا کے ساتھ ۔ " جاءابوک "، "رأیت اباک "، "مررت بابیک "، دیکھا؟ "ابوک "، "اباک "، "ابیک "، تلفظ سے پتہ چل رہا ہے یا نہیں میں کون سا اعراب پڑھ رہا ہوں؟ "ابوک "، کون سا اعراب ہے؟ واؤ یعنی رفع ہے ۔ "ابیک "؟ جر ہے ۔ "اباک "؟ نصب ہے ۔ دیکھا؟ تلفظ سے ہی پتہ چل رہا ہے ۔ تو اس کا اعراب واؤ، الف، یا کے ساتھ آئے گا، لیکن تینوں اعراب لفظی ہیں بھئی ۔ تینوں اعراب کیا ہیں؟ لفظی ہیں ۔

سات، آٹھ اور نویں قسم جو تھی: تثنیہ، تثنیہ جیسے "رجلان "، " کلا "، " کلتا " جب یہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں ۔ کتنی قسمیں گزر گئیں؟ چھ قسمیں گزر گئیں ۔ پہلی کیا تھی؟ مفرد منصرف صحیح ۔ دوسری کیا تھی؟ مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح ۔

تیسری کیا تھی؟ جمع مکسر منصرف۔ان تینوں کا اعراب ایک جیسا تھا: رفع ضمہ کے ساتھ، نصب فتحہ کے ساتھ، جر کسرہ کے ساتھ۔

اس کے بعد چوتھی قسم آئی تھی: جمع مؤنث سالم۔اس کا رفع ضمہ کے ساتھ، نصب اور جر کسرہ کے ساتھ۔اس کے بعد غیر منصرف آیا تھا، اس کا رفع ضمہ کے ساتھ، نصب اور جر فتحہ کے ساتھ۔اس کے بعد اسمائے ستہ مکبرہ آئے، ان کا رفع واؤ کے ساتھ، نصب الف کے ساتھ، جر یا کے ساتھ۔

اب آ گئی ساتویں، آٹھویں اور نویں قسم: تثنیہ، "کلا"، "کلتا" جب وہ مضاف ہوں کسی ضمیر کی طرف، اور "اثنان" اور "اثنتان"۔تثنیہ، "رجلان"، یہ حالتِ رفعی میں یوں پڑھیں گے: "رجلان"، الف کے ساتھ۔اور حالتِ نصبی اور جری دونوں میں پڑھیں گے: "رجلین"۔دونوں میں کیا پڑھیں گے؟ "رجلین"، دیکھا؟ یا ماقبل مفتوح۔تو تثنیہ کا اعراب کیا ہے؟ حالتِ رفعی الف کے ساتھ، حالتِ نصبی جری یا کے ساتھ، جس کا ماقبل مفتوح ہوگا۔توجہ ہے؟ تثنیہ کا یہ اعراب ہے۔ اسی طرح "کلا" اور "کلتا" کا بھی یہی اعراب ہے، لیکن شرط یہ ہے وہ مضاف ہوں ضمیر کی طرف۔وہ وہ مضاف ہوں کس کی طرف؟ ضمیر کی طرف۔"کلاھما"، "کلتاھما"، دیکھا؟ ضمیر کی طرف مضاف ہے۔تو حالتِ رفعی میں الف کے ساتھ پڑھیں گے: "کلاھما"۔لام کے بعد الف پڑھ رہا ہوں یا نہیں میں؟ "کلاھما"۔اور حالتِ نصبی جری میں یا ماقبل مفتوح: "کلیھما"، "کلیھما"، توجہ ہے؟ "کلیھما"، اسی طرح "کلتیھما"۔وہی تثنیہ والا اعراب ہے، تثنیہ کا اعراب حالتِ رفعی میں کس کے ساتھ؟ الف کے ساتھ، نصب اور جر؟ یا ماقبل مفتوح۔اسی طرح "کلا" اور "کلتا" بھی ہیں، لیکن کب؟ یہ جب مضاف ہوں کس کی طرف؟ یہ قید ساتھ ضرور یاد رکھنا، جیسے اسمائے ستہ مکبرہ میں چار پانچ قیدیں تھیں، ان میں سے ایک بھی قید کم ہو جائے تو قسم ہی بدل جائے گی، لہٰذا وہ قیدیں ساتھ ذکر کرنی ہیں: اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ مضافہ الیٰ غیر یائے المتکلم۔اور یہ "کلا" اور "کلتا" جب مضاف ہوں کس کی طرف؟ ضمیر کی طرف، یہ قید ضرور یاد رکھنا۔تو تثنیہ کا بھی یہی اعراب، "کلا" اور "کلتا" جب مضاف ہوں کس کی طرف، ضمیر کی طرف اس کا بھی یہی اعراب، اور "اثنان" اور "اثنتان"، ان کا بھی یہی اعراب ہے۔حالتِ رفعی الف، حالتِ نصبی جری یا ماقبل مفتوح ہے۔

"جاء رجلان"، کون سی حالت ہے؟ رفعی، دیکھا؟ تلفظ سے ہی آپ کو پتہ چل گیا۔کیسے پتہ چلا؟ یہ فاعل ہے، لیکن پتہ کیسے چلا کہ یہ مرفوع ہے؟ الف، الف پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، "رجلان"، توجہ ہے؟ آپ کا ایک ساتھی آپ کو کہتا ہے کہ "رجلان"، اعراب بولو؟ مرفوع لفظاً۔بھئی مرفوع کیسے، "رجلان"، نون کے نیچے تو میں زیر پڑھ رہا ہوں، یہ تو مجرور

ہے، آپ کیا کہیں گے؟ کہ نون کے نیچے جو ہے یہ اعراب نہیں ہے، یہ حرکت ہے۔ یہ اعراب یہ حرکت ہے نون کی، اعراب نون سے پہلے جو الف آیا ہے یہ اعراب ہے۔ "رجلان"، توجہ ہے؟ یہ نون سے پہلے جو الف آیا ہے یہ اعراب ہے، اور اس پر ہم با قاعدہ تلفظ کر رہے ہیں، لہٰذا یہ مرفوع لفظاً ہے۔ مرفوع؟ لفظاً۔ تلفظ کر رہا ہوں یا نہیں؟ "رجلان"، پتہ چلا میں نے کیا پڑھا؟ "رجلین"، کچھ پتہ چلا میں نے کیا پڑھا؟ دیکھا؟ تلفظ سے ہی آپ کو پتہ چل رہا ہے۔ تو "رجلان" اب بھی نون کے نیچے زیر، "رجلین" اب بھی نون کے نیچے زیر۔ تو نون کو نہیں دیکھنا، نون نہیں ہے اعراب بھئی، یہ نون کے نیچے جو حرکت ہے یہ اعراب نہیں ہے، یہ نون کی حرکت ہے۔ اعراب وہ ہے جو عامل کے آنے سے بدلتا ہو، اور عامل کے آنے سے اس کا الف اور یا یہ بدلتے ہیں، اور چیزیں نہیں بدلتیں۔ تو "رجلان" کون سی حالت؟ رفعی حالت۔ اور "رجلین"؟ نصبی اور جری دونوں حالتوں میں اسی طرح آئے گا۔

تو کل نو قسمیں ہو گئیں بھئی: تثنیہ، "کلا" اور "کلتا" جب وہ مضاف ہوں ضمیر کی طرف، اور "اثنان" اور "اثنتان"۔ ان تینوں قسموں کا اعراب ایک جیسا ہے۔ اس کے بعد دسویں قسم تھی، دسویں، گیارہویں اور بارہویں، ان کا بھی اعراب ایک جیسا ہے۔ وہ "مسلمون" ہے، جمع، جمع مذکر سالم۔ جمع؟ حالتِ رفعی میں کیسے پڑھتے ہیں؟ "مسلمون"۔ اس میں بھی دیکھو نون پر زبر ہے۔ اور حالتِ نصبی جری میں کیسے پڑھتے ہیں؟ "مسلمین"، ابھی بھی نون پر زبر ہے۔ تو نون اعراب نہیں ہے، نون سے ماقبل جو واؤ یا یا ہیں وہ ہے اعراب۔ "مسلمون"، میں نے کون سا اعراب پڑھا؟ رفع، تو کون سا رفع ہے؟ لفظی ہے، تقدیری ہے یا محلی ہے؟ لفظاً ہے اعراب۔ رفع لفظاً ہے، اور "مسلمین"، یہ منصوب یا مجرور ہے لفظاً، توجہ ہے؟ آپ کہیں گے بھئی اس کا نصب اور جر ایک جیسے ہیں، "رجلین" اس کا بھی نصب اور جر ایک جیسے ہیں، بھئی وہ جس جملے میں آئے گا عامل سے آپ کو پتہ چل جائے گا۔ کس سے پتہ چلے گا؟ عامل سے۔ اگر کوئی ان پہ حرفِ جر داخل ہوگا تو پھر مجرور ہوں گے، اور اگر یہ مفعول بن رہے ہیں تو پھر کیا ہوں گے؟ منصوب ہوں گے، تو وہ عامل آپ کو عامل سے پتہ چل جائے گا کہ بے شک دیکھو ان کا نصب اور جر سب کا ایک جیسا ہے۔ نصب بھی "رجلین" اور جر بھی، لیکن پتہ کس سے چلے گا؟ عامل سے۔ پیچھے دیکھو کون ہے، نصب دینے والا عامل ہے یا جر دینے والا، تو اس سے آپ کو پتہ چل جائے گا بھئی۔ "رجلین" اکیلا تو کہیں نہیں آئے گا نا؟ نصب یا جر خود آتا ہے یا عامل چاہیے؟ عامل چاہیے، تو عامل ضرور ہوگا جہاں بھی آئے گا، وہ آپ کو بتا دے گا یہ اس وقت منصوب ہے یا مجرور ہے۔ بے شک شکل ایک جیسی ہی کیوں نہ ہو بھئی۔

اگلے تین ہیں: دس، گیارہ اور بارہ میں بھئی۔ سب سے پہلے جمع مذکر سالم ہے، "مسلمون"، رفع کس کے ساتھ؟ واؤ کے ساتھ۔ میں نے پڑھا: "جاء مسلمون"، اعراب بولو؟ مرفوع لفظاً۔ آپ کا ایک ساتھی کہتا ہے نہیں بھئی منصوب ہے، "مسلمون" کے نون پہ میں زبر پڑھ رہا ہوں۔ آپ کیا کہیں گے؟ یہ حرکت ہے، اعراب نہیں۔ اعراب کیا ہے؟ واؤ ہے اور اس پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، تو مرفوع ہے لفظاً۔ "رأیت مسلمین"، یہ کیا ہے؟ منصوب لفظاً۔ اور "مررت بمسلمین"؟ مجرور لفظاً ہے۔ توجہ ہے؟ یا پڑھ رہے ہو یا نہیں؟ تلفظ کر رہے ہو یا نہیں اس پر؟ تو یہ مجرور لفظاً ہے یا منصوب لفظاً، جو بھی ہو گا۔ تو یہ لفظاً اعراب ہے اس کا۔

اچھا، اسی طرح "اولو" بھئی۔ "اولو"، "ذو" جیسے تھا "ذو مال"، "ذو مال" کا کیا معنی؟ مال والا۔ تو یہ جمع کے لیے پھر "اولو" ہے۔ "اولو مال" کیا معنی؟ مال والے۔ مال والے۔ یہ بھی اسی طرح ہے: حالتِ رفعی میں "اولو"، یہ جو لام کے بعد واؤ ہے۔ حالتِ نصبی جری میں "اولی"۔ "اولو مال" اور "اولی مال"۔ "جاء اولو مال"، کون آئے؟ مال والے ائے۔ "رأیت اولی مال"، میں نے دیکھا کس کو؟ مال والوں کو۔ اور "مررت ب"؟، "اولی مال"، دیکھا؟ وہی "مسلمون" جیسا اعراب ہے۔ رفع کس کے ساتھ ہے؟ رفع واؤ کے ساتھ، اور نصب اور جر یا کے ساتھ۔

اور اسی طرح ہے "عشرون" سے لے کر "تسعون" تک، یہ جو دہائیاں ہیں۔ "عشرون" کا معنی بیس، "ثلاثون" کا معنی تیس، "اربعون" کا معنی چالیس، "خمسون" پچاس، "ستون" ساٹھ، اور "سبعون" ستر، "ثمانون" اسی، "تسعون" نوے۔ تو یہ "عشرون" سے لے کر "تسعون" تک یہ جو دہائیاں ہیں، ان ان کا بھی یہی اعراب ہے۔ حالتِ رفعی کس کے ساتھ؟ واؤ کے ساتھ: "تسعون"، "ثلاثون"، "اربعون" وغیرہ۔ اور حالتِ نصبی جری میں یا کے ساتھ: "عشرین"، "ثلاثین"، "اربعین"۔ تو ان تینوں کا اعراب بھی کیا ہے؟ لفظاً ہے۔

ابھی تک جتنی بارہ قسمیں گزریں، سب کا اعراب لفظاً تھا، آپ غور کر رہے ہیں؟ سب قسموں کا اعراب لفظاً تھا۔ اب آنے لگی ہیں آگے وہ قسمیں جن کا اعراب جو ہے وہ تقدیراً ہوتا ہے۔ اب وہ بیان کرتے ہیں کس کے اندر، نحو میر میں سولہ قسمیں ہم پڑھ رہے ہیں بھئی۔

اگلی قسم تھی: اسم مقصور بھئی۔ اسم مقصور کسے کہتے ہیں جس کے آخر میں کیا آئے؟ الف مقصورہ۔ الف مقصورہ کسے کہتے ہیں؟ یہ عام الف کو۔ عام الف کو کیا کہتے ہیں؟ الف مقصورہ۔ دوسرا اس کے مقابلے میں کیا ہوتا ہے؟ الف ممدودہ۔ تو الف مقصورہ، اور اس جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ آئے، اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہے۔ رفع بھی

تقدیری، نصب بھی تقدیری، جر بھی تقدیری: "جاءموسیٰ"، "رأیت موسیٰ"، "مررت بموسیٰ"۔

اگلی قسم، اگلی قسم علاوہ جمع مذکر سالم کے جب وہ مضاف ہو یائے متکلم کی طرف۔ جمع مذکر سالم یعنی "مسلمون" کے علاوہ کوئی اور لفظ مضاف ہو کس کی طرف؟ اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہے۔ "جاءغلامی"، "رأیت غلامی"، "مررت بغلامی"۔ یہ دو قسمیں تھیں: ایک اسم مقصور، ایک وہ اسم جو مضاف ہو یائے متکلم کی طرف علاوہ جمع مذکر سالم۔ ان میں تینوں حالتیں تقدیری ہیں۔

اگلی قسم ہے: اسم منقوص بھئی۔ اسم منقوص جیسے "قاضی"، یعنی ایسا اسم جس کے آخر میں یا ہو اور یا سے ماقبل کسرہ ہو،

یہ

ہے اسم منقوص، ناقص سے ہے۔ اسم منقوص کے اندر رفع بھی تقدیری اور جر بھی تقدیری، لیکن نصب لفظی ہوگا۔ نصب؟ "جاءالقاضی"، "جاءالقاضی"، "رأیت القاضیَ"، "مررت بالقاضی"، دیکھا؟ رفع بھی تقدیری اور جر بھی، لیکن نصب لفظی ہے، یعنی ہم اس پر باقاعدہ تلفظ کرتے ہیں۔

اگلی قسم ہے، سولہویں قسم، آخری قسم: جمع مذکر سالم جب وہ مضاف ہو یائے متکلم کی طرف۔ ابھی کہا تھا نا کوئی بھی اسم جب مضاف ہو کس کی طرف؟ یائے متکلم کی طرف، علاوہ کس کے؟ علاوہ جمع مذکر سالم کے۔ علاوہ؟ کیونکہ اس کا اعراب یہ اب آ گیا، سولہویں قسم۔ جب جمع مذکر سالم مضاف ہو کس کی طرف؟ یائے متکلم کی طرف، تو اس کا کیا اعراب ہوگا، اب وہ آپ نے مجھے بتانا ہے۔ "مسلمون"، میں اس کی اضافت کرتا ہوں یا کی طرف، اور آپ نے پڑھا ہے کہ نونِ جمع اور نونِ تثنیہ اضافت کے وقت گر جاتے ہیں۔ تو "مسلمون" کا نون گر گیا، آگے کیا آ گئی؟ یا۔ "مسلمویَ"، اور پھر کیا کرتے ہیں؟ واؤ اور یا جب جمع ہو جائیں، واؤ اور یا جمع ہو جائیں اور اول ان میں سے ساکن ہو تو اس واؤ کو یا کر کے یا میں کیا کرتے ہیں؟ ادغام، تو "مسلمِیَّ"، "مسلمِیَّ"۔ اب یا کو یا کر میں ادغام کر دیا، لیکن ماقبل میں میم پر پیش تھا، اور یا تو اپنے سے ماقبل کیا چاہتی ہے؟ کسرہ، لہٰذا اس ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، کیا بن گیا؟ "مسلمِیَّ"۔ اب یہ اسی طرح رہے گا۔ تینوں حالتوں میں: "جاءمسلمِیَّ"، "رأیت مسلمِیَّ"، "مررت بمسلمِیَّ"۔ لیکن یہاں دو لفظ ہیں، ایک نہیں ہے۔ ایک "مسلمون" ہے اور ایک یا ہے۔ "مسلمون" کا اعراب الگ بتانا ہے، یا کا اعراب الگ۔ کیوں؟ کیونکہ وہ مضاف ہے اور یہ مضاف الیہ۔ اور میں نے آپ کو بتایا تھا ابھی کہ مضاف الیہ ہمیشہ کیا ہوتا ہے؟ مجرور۔ دنیا میں دو ہی مجرور ہیں: ایک جس پر کیا داخل ہو؟ حرفِ جر، اور ایک مضاف الیہ۔ تو "مسلمو"، "مسلمون" اور آگے یا ہے، یا تو مجرور ہے ہر حال

میں۔ یا تو؟ کیوں مجرور ہے؟ مضاف الیہ ہے، "مسلمون" مضاف اور یا ضمیر مضاف الیہ۔ یا کا اعراب بولو، کون سا اعراب؟ مجرور، کون سا مجرور؟ کون سا مجرور؟ محلاً، تقدیراً، لفظاً؟ جی، تقدیراً کیوں ہے؟ اور بولو؟ محلاً کیوں ہے؟ شاباش مبنی ہے بھئی۔ ضابطے میں نے سارے آپ کو بتا دیے، بس ابھی اب مشق ہم نے کرنی ہے کہ آپ اس کے ماہر بن جائیں۔ یا کیا ہے؟ مضاف الیہ ہے۔ مضاف الیہ کیا ہوتا ہے، آپ نے پڑھا ہے یا نہیں؟ مجرور ہوتا ہے، تو یا کیا ہے؟ مضاف الیہ، مجرور۔ اب کون سا مجرور ہے؟ سب سے پہلے دیکھا کرو مبنی ہے یا معرب ہے، دیکھتے ہی پتہ لگ گیا یہ تو ضمیر ہے، متکلم کی ضمیر ہے۔ تو یہ کیا ہے؟ مبنی ہے، تو مجرور محلاً۔ تو یا تو مجرور محلاً ہے، ہاں یہ "مسلمون" جو ساتھ جڑا ہے یا کے، پڑھ ہم کیا رہے ہیں؟ "مسلمِیَّ"، کیا پڑھ رہے ہیں؟ "مسلمِیَّ"، پڑھیں گے اسی طرح، لیکن اعراب کیا ہوگا تینوں حالتوں میں؟ اب آپ کو پوری سمجھ میں آ گئی ہے بات، اب اس کو حل کر

کے دکھائیں بھئی۔ "جاء مسلمِیَّ"، "رأیت مسلمِیَّ"، "مررت بمسلمِیَّ"، رہے گا تینوں حالتوں میں ایک جیسا۔ اب مجھے بتایئے، "جاء مسلمِیَّ"، اعراب بولو؟ مرفوع، مرفوع کیوں؟ فاعل ہے، شاباش۔ کیا ہے؟ فاعل ہے، پتہ چل رہا ہے یا نہیں؟ فاعل کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ اب کون سا مرفوع ہے، مجھے بتاؤ؟ "مسلمون" اور یا، "مسلمون" اور یا، یا کا اعراب بتا چکے یا نہیں؟ کس کا اعراب باقی؟ بس میں "مسلمون" کا اعراب پوچھ رہا ہوں آپ سے، "مسلمون"؟ "جاء مسلمِیَّ"، اس کے اندر شروع میں کیا ہے؟ "مسلمون" ہے، میں اس کا اعراب پوچھ رہا ہوں۔ اعراب بولو، مرفوع کیوں ہے؟ فاعل ہے، کون سا مرفوع؟ جی؟ "مسلمون" کا رفع کس کے ساتھ آتا ہے؟ واؤ میں پڑھ رہا ہوں؟ "جاء مسلمِیَّ"، میں واؤ پڑھ رہا ہوں؟ نہیں، معلوم ہوا رفع تقدیری ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی کہ نہیں آ گئی؟ واؤ پڑھ رہا ہوں میں؟ "مسلمون" کا رفع ابھی ہم نے بتایا تھا، رفع کس سے؟ واؤ، نصب اور جر یا کے ساتھ۔ واؤ میں پڑھ رہا ہوں "جاء مسلمِیَّ" میں؟ نہیں، تو معلوم ہوا رفع کیا ہے؟ تقدیری ہے۔ اچھا، "رأیت مسلمِیَّ"، اب یہ مفعول ہے۔ اعراب بولو؟ منصوب ہے، کون سا منصوب ہے؟ منصوب تقدیراً، شاباش۔ کس کا اعراب بتا رہے ہو؟ "مسلمون" کا، کس کا اعراب بتا رہے ہو؟ جی، "مسلمون" کا نصب کس کے ساتھ آتا ہے؟ "رأیت مسلمِیَّ"، یا پڑھ رہے ہو یا نہیں پڑھ رہے؟ یائے مشدد ہے یا نہیں؟ یائے مشدد میں کتنی یا ہوتی ہیں؟ دو: ایک یا تو متکلم کی ضمیر ہے اور اس سے ماقبل بھی یا پڑھ رہے ہو یا نہیں پڑھ رہے؟ اور تو یہ کون سا اعراب ہے؟ جس پہ تلفظ ہو رہا ہے، اس کو کیا کہتے ہیں؟ لفظاً، تو یہ یہ کیا ہے؟ منصوب ہے لفظاً۔ "مررت بمسلمِیَّ"، بولو، کون سا اعراب؟ مجرور، کون سا مجرور؟ لفظاً ہے، شاباش، کیونکہ یا پڑھ رہے ہو۔ بات سمجھ میں آ رہی ہے

سب کو؟ تو سب کچھ آسان ہے، آپ سب پڑھ چکے ہیں، اب صرف مشق کرنی ہے، چند دن میں آپ ماہر ہو جائیں گے۔

تو یہ سولہویں قسم تھی، یہ سولہ قسمیں پڑھ لیں آپ نے نحو میر کی، یہ آپ کو یاد ہونی چاہییں بھئی۔ اگر نہیں ہیں تو آج ہی ان کو زبردست یاد کرلو۔ سولہ قسمیں میں نے سمجھا بھی دیں اور اوراگر از بر نہیں ہوتیں، روز ان کو دہراتے رہو۔ ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے آپ زبردست ترکیب، بس یہ سولہ قسمیں یاد کرو، وہ مبنیات کی آٹھ قسمیں یاد کرو، اور وہ معرفہ کی چھ سات قسمیں یاد کرو۔ پھر آپ ان شاء اللہ بہترین چلتے رہیں گے۔

معلوم ہوا جمع مذکر سالم، جمع مذکر سالم اس کا اعراب کیا ہے؟ رفع واؤ کے ساتھ تقدیری ہے، واؤ کے ساتھ، رفع ہے یوں کہو رفع ہے تقدیری، نصب اور جر ہے لفظی ہے، رفع ہے تقدیری۔ اس کو دہرانا بھئی، ساتھیوں کے ساتھ بھی آپ لوگوں نے پھر اس کو دہرانا ہے۔ یہ سولہ قسمیں ہیں بھئی، سولہ قسمیں۔

چلو، کل بھئی پھر ان شاء اللہ موصوف صفت کی ترکیب وغیرہ شروع کریں گے۔ آج تو کچھ آپ طلبہ گزشتہ سبق میں نہیں تھے، اس لیے میں نے ساری ترکیب دوبارہ دہرادی۔ اب کوشش کریں بھئی با قاعدگی سے آئیں، اور یہ ان شاء اللہ آٹھ دس دن میں آپ بہترین عبارت پڑھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ باتیں اچھی طرح سمجھ میں آگئیں؟ چلیے بس بھئی، ھذا ھوالمرام واللہ اعلم بحقیقۃ الکلام۔

العبد: نالائق انعام الحسن امروہی

متعلم جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، یوپی، انڈیا

۲۳/ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ مطابق ۶/ستمبر ۲۰۲۶ء

بوقت ۹/ بجکر ۳۲/ منٹ صبحِ یکشمبہ